رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸ رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور و معروف اخبار جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ایک بازو قرار دیا۔

THE ALHAKAM QADIAN

قادیان

دور جدید

الحکم

ہفتہ وار

چہ گویم باتو گر آئی بہ دار قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی
بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر اعلیٰ۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی
مدیر مسئول۔ شیخ محمود احمد عرفانی مجاہد مصری

چندہ سالانہ
حکومت و والیان ریاست سے مار
امراء و روساء سے صہ
معاونین سے عہ
عوام سے صمہ
ممالک غیر سے ۱۴ ر
مدینۃ المسیح
قادیان دار الامان سے
ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

قیمت فی پرچہ ۲ر

جلد ۳۸ ۲۱ر جمادی الآخر ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۱ ستمبر ۱۹۳۵ء یوم شنبہ نمبر ۴۳

خاندان نبوت میں ایک اور خوشی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی پہلی نواسی کی ولادت

خاندان نبوت میں جب جب کوئی جدید پھول کھلتا ہے۔ ہمارا سر آستانہ الٰہی پر خوشی سے جھک جاتا ہے۔ کیونکہ ایسے بچوں کی ولادت جو آیات اللہ میں اضافہ کریں کوئی معمولی ولادت نہیں۔ دشمنوں نے چاہا تھا کہ اس زمانہ کے مامور مرسل کو ابتر دیکھیں۔ مگر خدا نے اس کے بڑھنے اور بڑھانے کی پیشگوئیاں فرمائیں پس ہر بچہ ان پیشگوئیوں کا مصداق ہو۔ وہ دشمنوں کی موت اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام کا زندہ ثبوت ہوتا ہے۔ ابھی چند روز ہوئے کہ ہم نے ایک بچی کی پیدائش کی خبر بڑی مسرت سے شائع کی تھی۔ آج اللہ تعالیٰ نے ہم کو پھر اس قابل بنا دیا کہ ہم ایک دفعہ اور اللہ تعالیٰ کی حمد کریں اور سجدات شکر بجا لائیں۔ اسلئے کہ خاندان نبوت میں ایک اور وجود کا اضافہ ہوا ہے۔ یہ پیارا وجود اس بچی کا ہے۔ جو

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی پہلی نواسی ہے

جو حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کے بطن مبارک سے ۲۴ر ستمبر ۱۹۳۵ء کو پیدا ہوئی۔ اور جو

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی پہلی پوتی ہے

اور

حضرت ام المومنین متعنا اللہ بطول حیاتہا کی پہلی پڑپوتی ہے

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولودہ مسعودہ کو نہ صرف اپنے معزز خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ بلکہ تمام دنیا کے لئے باعث نور و ہدایت بنائے۔ آمین

اس تقریب میں ادارہ الحکم اور قارئین الحکم کی طرف تمام خاندان نبوت اور بالخصوص حضرت ام المومنین۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت نواب صاحب قبلہ کی خدمت میں

مبارک باد

عرض کرتا ہوں۔ مولودہ مسعودہ کی ولادت پر تمام مدارس اور دفاتر میں تعطیل منائی گئی

گزارندہ
محمود احمد عرفانی (ایڈیٹر الحکم)

تحریک قرضہ میں جلد حصّہ لیں!

"الفضل" کے ایک گذشتہ پرچہ میں تیس ہزار روپیہ قرض کی جو تحریک خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی فوری ضروریات کے لئے شائع ہوئی ہے۔ اس میں ہر صاحب استطاعت احمدی کو حصہ لینا چاہیئے۔ اور فوری طور پر حصہ لینا چاہیئے۔ چونکہ رقم قلیل ہے۔ اسلیئے اُمید کی جاتی ہے کہ بہت جلد فراہم ہو جائے گی۔ اور اس میں وہی اصحاب شریک ہو سکیں گے جو جلد سے جلد توجہ فرمائیں گے۔ سابقہ قرضہ کی طرح اس قرضہ کی رقوم بھی لازمی طور پر واپس کی جائینگی۔ اور جس تاریخ سے ادائیگی قرضہ شروع ہوگی اس سے دو سال کے اندر اندر تمام قرضہ واپس کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ

پس جو احباب اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں وہ اپنی رقم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرمائیں۔

مہدی جگ وچ آیا

(از جناب شیخ عبدالحکیم صاحب احمدی)

مدتاں پچھوں ماہی آیا !   نور الٰہی جگ وچ چھایا
مہدی بن کے احمد آیا   پاک محمدؐ دا فرمایا
پورا ہوندا دیکھو لوگو!
پاک محمدؐ دا فرمایا

دنیا وچ جد نبی ہیں آندے   جگ سارے وچ دھوم مچاندے
کھرا کھوٹا وکھ کر جاندے   ڈبیاں بیڑیاں پار لگاندے
رب دا کرنا دیکھو لوگو
پاک محمدؐ دا فرمایا

رب دے لکھاں پیارے بندے   رو رو ہنجوں دعاں منگدے
یا رب مہدی دا مکھ وکھائیں   اجڑے دلاں نوں مڑ وسائیں
پورا ہوندا دیکھو لوگو
پاک محمدؐ دا فرمایا

مہدی جگ وچ پیارا رو آیا   وچ قادیاں نے ڈیرہ لایا
اس تے ہردم قلب دا سایہ   ونڈدا ہردم نوری مایا
نور خدا دا دیکھو لوگو
پاک محمدؐ دا فرمایا

چار چھپینی وگدیاں واواں   جان مہدی توں گھول گھماواں
رب چاہے تے مراداں پاواں   در مہدی تے سیس نواواں
آؤ لوگو پورا ہوندا
پاک محمدؐ دا فرمایا

لوکی کہندے ہن نبی نہ آوے   "ختم نبوت" مہر لگاوے
مہدی کیوں نبی بن جاوے   ملاں نے شور مچایا
پورا ہوندا دیکھو لوگو
پاک محمدؐ دا فرمان

رب نوں طالب کیویں پاوے   زندہ خدا نوں نبی ملاوے
پانی باجوں رکھ سک جاوے   مہدی نے یہ راز بتایا
آؤ لوگو! مہدی آیا
پاک محمدؐ دا فرمان

بدنصیباں قدر نہ جانی   کم بختاں نے دکھ دی ٹھانی
عمر گئی تے ڈھلی جوانی   دیگر ویلا سر تے آیا
آؤ لوگو پورا ہوندا
پاک محمدؐ دا فرمان

چل مہدی دے دوارے چلئے   پاکاں لوکاں وچ جا رلئے
کر لے دین دی سیوا جھلئے   گیا ویلا مڑ منہ نہ آیا
پورا ہوندا دیکھو لوگو
پاک محمدؐ دا فرمان

یا رب مہدی دا چاک بنائیں   ہردم بخشش منگا سائیں
میں فریادی تیرے تائیں   مشکل حل کر میری سائیں
آؤ لوگو دیکھو لوگو
جگ وچ مہدی آیا

رخصتانہ

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی طرف سے جناب میر محمد اسحٰق صاحب نے تقریباً دو ڈھائی سو اصحاب کو خوبصورت دعوتی کارڈ بھیجے۔ تاکہ وہ ۴½ بجے کنج عافیت میں تشریف لاکر دعا میں شامل ہوں۔ کارڈ کا مضمون حسب ذیل تھا:—

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم...... السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
ان شاء اللہ العزیز آج مورخہ ۳۰؍۹؍۳۵ء ۴½ بجے شام میری برادر زادی مریم صدیقہ سلمہا اللہ تعالیٰ بنت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن گوجرانوالہ کی تقریب رخصتانہ ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر کنج عافیت قادیان میں تشریف لاکر دعا میں شمولیت اختیار فرمائیں۔" خاکسار سید محمد اسحٰق

حضرت میر صاحب نے اپنے مکان کنج عافیت واقعہ کوچہ شیخ عرفانی صاحب میں وسیع پیمانہ پر مدعوین کے لئے انتظام کیا ہوا تھا۔ ادھر حضرت اقدس کی طرف سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے اہم اصحاب کو حضور کے ساتھ شامل ہو کر دلہن کے گھر چلنے کی دعوت دی۔ عصر کی نماز کے بعد مسجد مبارک سے یہ برات دلہن کے گھر پہنچی۔ جہاں سب مدعوین کی چاء اور فواکہ سے خدمت کی گئی۔ انتظام بہت اعلیٰ تھا۔ چاء سے فارغ ہو کر بہت لمبی دعا ہوئی۔ اور ۵½ بجے کے قریب دلہن خیر و برکت کے ساتھ اس زمانہ کے **روحانی بادشاہ کی ملکہ** بن کر مسیح موعودؑ کے الدار میں تشریف لے گئیں۔

اس تقریب پر شامل ہونے کے لئے خاندان نبوت کے سب افراد موجود تھے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت مرزا عزیز احمد صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ اسطرح یہ مبارک تقریب پوری شان و شوکت سے مکمل ہوگئی۔ میرے لئے یہ امر باعث صد عزّ و افتخار ہے کہ حضرت امیر المومنین کے ساتھ برات میں شامل ہونے کا مجھے فخر حاصل ہوا۔ الحمد للہ رب العالمین

(محمود احمد عرفانی ایڈیٹر الحکم)

القرآن المبارک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ ثم الحمد للہ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہمارے گھر میں شادی

اعلیحضرت امیر المومنین حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شادی خانہ آبادی!

۳۰؍ستمبر کی صبح اہل قادیان و جمہور احمدیان کے لئے نہایت مسرت و انبساط کے ساتھ طلوع ہوئی۔ کیونکہ اس صبح کو اعلیحضرت امیر المومنین کی تقریب نکاح حضرت **خانصاحب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب** سول سرجن کی دختر بلند اختر **سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ** کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر عمل میں آئی۔

یہ تقریب ہر لحاظ سے **مبارک و بابرکت** تھی۔ کیونکہ یہ **پہلی ایسی تقریب** ہے جو خاندان کے بالکل اندر ہوئی۔ اور جو بالکل حضرت **ام المومنین** متعنا اللہ بطول حیاتہا کے منشاء **مبارک کے موافق** ہوا۔ اور یہی نہیں جیسے کہ حضرت **مسیح موعود علیہ السلام** کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت **میر ناصر نواب** صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی کو چنا۔ ویسے ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے لئے حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ کی **پوتی** کو چن لیا۔ اور اسطرح وہ دعاء جو حضور کے ان الفاظ میں کی گئی تھی **"وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے"** لفظ بلفظ پوری ہوگئی۔

احمدیان قادیان میں سے ہر چھوٹا بڑا یوم مسرت کو منانے کے لئے کئی روز سے چشم براہ تھا۔ آخر خدا تعالیٰ اس مبارک تقریب کو لے آیا ہے۔ **الحکم** اس تقریب پر سب سے اول حضرت ام المومنین متعنا اللہ بطول حیاتہا کی خدمت میں صدق دل سے **مبارکباد** عرض کرتا ہے اور پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور حضرت خان صاحب میر محمد اسمٰعیل صاحب اور تمام افراد خاندان نبوت کو **مبارکباد** پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ جوڑا ہر طرح کی **خیر و برکت** کا باعث بنے اور سیدہ **مریم صدیقہ** اپنے نام کی طرح سے **مریم صدیقہ** ہو اور ان کو وہ تمام برکتیں حاصل ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کے لئے مقدر ہیں۔

خطبہ نکاح حضرت **مفتی محمد صادق** صاحب نے پڑھا۔ آپ نے اعلان نکاح کے ساتھ دو اور اعلان کئے گئے۔ یعنی **خلیفہ صلاح الدین** صاحب کا ڈاکٹر احسان علی صاحب کی ہمشیرہ کے ساتھ۔ اور چودھری **مظفر الدین** صاحب کا سردار کرم داد صاحب کی صاحبزادی کے ساتھ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان نکاحوں کو بھی ہر طرح **خیر و برکت کا موجب** بنائے۔ آمین

خاکسار
محمود احمد عرفانی
ایڈیٹر الحکم
قادیان

لوکل انجمن احمدیہ کا بے نظیر تحفہ

ممبران لوکل انجمن احمدیہ قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتابیں سرخ ریشم سے جلد کروا کر مع ایک خوبصورت مجلد قرآن شریف کے یکم اکتوبر کو صبح دس بجے قصر خلافت میں حاضر ہو کر حضرت امیر المومنین کی خدمت میں پیش کیں۔ تاکہ حضور اپنے دست مبارک سے لوکل کمیٹی کی طرف سے یہ تحفہ اپنی دلہن مریم صدیقہ صاحبہ کو عطا فرمائیں۔

حضور نے ممبران لوکل انجمن احمدیہ کو باریابی کا موقع دیتے ہوئے اس تحفہ کو نہایت مسرت سے قبول فرمایا۔ کتابوں کی تجلید اور تزئین وغیرہ کا سب کام مکرمی مہاشہ **فضل حسین صاحب** کے سپرد تھا۔ جنھوں نے اس کام کو نہایت خوبی سے سرانجام دیا۔

کتابوں کے اوپر جو رومال ڈالا گیا وہ بھی سبز سرخ ریشم کا تھا۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شعر "اک سے ہزار ہوویں" چاروں کونوں پر اور وسط میں بیضوی شکل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام **"تیری خوش زندگی کا سامان ہو گیا"** سرخ ریشم سے محترمہ **صالحہ بانو** صاحبہ (جو مہاشہ صاحب کی نسبتی ہمشیرہ ہیں) نے ایک رات میں نہایت محنت سے کاڑھا تھا۔ اور اس کی آؤٹ لائن کی عزت منشی حبیب احمد صاحب کاتب الحکم کو حاصل ہوئی۔

لوکل انجمن احمدیہ کا یہ ہدیہ میرے نزدیک قابل قدر اور قابل صد احترام ہے اور **محترم بہن کی محنت قابل شکریہ**

(محمود احمد عرفانی ایڈیٹر الحکم)

"بابرگ و بار ہوویں"

امیر المومنینؑ! فضلِ عمر! شادی مبارک ہو
حسن فرما گئے ہیں میرزاؑ "اک سے ہزار ہوویں"
مبارک ہو یہ آبادی یہ آبادی مبارک ہو
سو اس نسبت سے آبادی یہ آبادی مبارک ہو
(حسن رہتاسی)

سیرت المہدی کا ایک ورق

روایات از جناب بابو اکبر علی صاحب انسپکٹر آف ورکس حال مقیم قادیان

میں پہلی دفعہ حضور کی خدمت میں

میں جب پہلی دفعہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے ساتھ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملنے کے لئے گیا۔ تو آپ اسوقت داڑھی کو مہندی لگائے ہوئے چارپائی پر بیٹھے تھے۔ میں نے السلام علیکم کہہ کر مصافحہ کیا تو آپنے مجھے کھینچکر اپنے پاس چارپائی پر بٹھا لیا مینے بہتیرا کہا کہ حضور میں نیچے بیٹھتا ہوں۔ جہاں مفتی محمد صادق صاحب بیٹھ گئے تھے۔ آپ فرمانے لگے

نہیں آپ ہمارے مہمان ہیں آپ ہمارے پاس بیٹھیں اور مجھے اپنے پاس چارپائی پر بٹھا لیا

حقیقۃ الوحی

مجھ سے دریافت فرمانے لگے کہ آپکے والد یا کوئی اور رشتہ داروں میں سے بھی احمدی بھی ہے یا نہیں؟ مینے عرض کیا حضور وہ تو آپکے سخت مخالف ہیں۔ خاص کر میرے والد تو آپکے بڑے سخت مخالف ہیں۔ اس سے تھوڑا عرصہ قبل حقیقۃ الوحی چھپی تھی۔ اور ایک نسخہ آپ کی چارپائی پر پڑا ہوا تھا۔ آپنے اس کتاب کو ہاتھ میں لے کر فرمایا کہ

آپ یہ کتاب لے جائیں۔ اور اپنے والد صاحب کو پڑھنے کے لئے دیں ہمنے اس کتاب میں ہر اس شخص کے لئے جس کے پاس یہ کتاب پہنچے قسمیں ڈالی ہیں کہ وہ اس کو شروع سے لے کر آخر تک ایکبار سچے دل سے پڑھے اور ہمیں یقین ہے کہ جو ایکدفعہ اسے شروع سے آخر تک پڑھ لے گا وہ ضرور ہمیں مان لے گا۔

میں نے عرض کیا کہ حضور وہ تو آپ کی کتابوں کو ہاتھ لگانا گناہ سمجھتے ہیں۔ فرمانے لگے آپ ان سے کہیں کہ ہماری کتاب کو ہاتھ لگانا گناہ ہوتا تو مولوی ثناء اللہ صاحب جو ہمارے اتنے بڑے سخت مخالف ہیں اگر ہماری کتابوں کو نہ پڑھیں تو ہم پر وہ اعتراض کس طرح کر سکتے ہیں؟ پھر فرمانے لگے آپ ان سے کہیں کہ میں آپکا فرزند ہوں۔ اور آپکے خیال میں مجھے ایک روحانی بیماری ہو گئی ہے۔ اور اگر مجھے کوئی جسمانی بیماری ہو جاتی۔ تو آپ میرے علاج کے لئے ڈاکٹروں کے پاس جاتے۔ روپیہ خرچ کرتے۔ اور اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کرتے کہ کسی طرح مجھے شفا ہو جائے۔ اسلئے آپ کا فرض ہے کہ آپ میری روحانی بیماری کے علاج کے لئے ہر ممکن کوشش کریں جس کا سب سے سہل علاج ہے کہ آپ حضرت) مرزا صاحب کی کتابیں بغور پڑھیں۔ اور پھر جسمانی بیماری کا تعلق تو صرف میرے تک ہی محدود رہتا۔ مگر اس حالت میں اگر میں حقیقتاً بیمار ہوں تو میری اولاد اور ان کی اولاد اور قیامت تک لاکھوں انسان جو میری نسل سے پیدا ہونگے آپ کے خیال میں دوزخ میں جائیں گے۔ اسلئے آپ ان سب کو بچانے کے لئے مرزا صاحب کی کتابیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ آپ پر حق کھول دے گا۔ پھر فرمایا مینے یہ کتاب بطور تعزیرات ہند کے لکھی ہے جس طرح اس میں دفعات کے نمبر ہیں مینے بھی اس میں نشانات کے نمبر ڈالدیئے ہیں۔

پھر مجھ سے پوچھا کہ آپ کتنی رخصت لے کر آئے ہیں۔ مینے عرض کیا کہ ایک مہینہ کی۔ فرمانے لگے اس مہینہ میں سے ہمارے حصہ میں کتنے دن آئے ہیں؟ (آپکے محبت بھرے الفاظ جب مجھے یاد آتے ہیں تب مجھے رقت طاری ہو جاتی ہے) پھر فرمایا ہمارا دل تو چاہتا ہے کہ آپ اور چھٹی لیں اور یہاں ہمارے پاس کچھ عرصہ ٹھہریں

اسکے بعد میری ملازمت کے حالات مجھ سے دریافت فرماتے رہے کہ کیا تنخواہ ملتی ہے۔ کیا کام کرنا پڑتا ہے۔ حتیٰ کہ چھوٹی چھوٹی باتیں بھی دریافت فرمائیں۔ گویا آپ میرے حالات سے پورے طور پر واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

خدا کا نشان

الغرض میں وہ کتاب (حقیقۃ الوحی) لے کر گیا اور اپنے والد صاحب کو پڑھنے کے لئے دی۔ وہ کہنے لگے کہ میں تو اس گندی کتاب کو (معاذ اللہ) ہاتھ لگانا بھی گناہ سمجھتا ہوں۔ جس پر مینے حضرت صاحب کے بیان کے مطابق سب کچھ عرض کیا۔ میرے والد صاحب نے کتاب لے کر چند اوراق ادھر ادھر سے پڑھے پھر وہ کتاب ہمارے گاؤں کا ایک نوجوان مولوی جس کو انھوں نے دوسرے مولوی کو ملازم رکھ کر پڑھایا تھا۔ پڑھنے کے لئے دی اور کہا کہ آپ اس کتاب کو بغور پڑھیں اور پھر اپنی رائے اس کے متعلق دیں۔ اس بدقسمت نوجوان مولوی نے کتاب کو پڑھ کر والد صاحب کو کہا کہ یہ کتاب تو ایسی ہے جیسا کہ حلوے میں زہر۔

خدا کی شان اللہ تعالیٰ نے اسے اسی رنگ میں زہر پلا دیا۔ یعنی ایک زہریلے سانپ نے اسے مسجد میں کاٹا کہ اس کے سارے جسم سے پھٹ پھٹ کر خون بہتا تھا جس سے وہ دوسرے دن راہی ملک عدم ہو گیا

ایک سیر کا تذکرہ

ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہشتی مقبرہ کی طرف سے ہوتے ہوئے ننگل کی طرف سیر کے لئے تشریف لیگئے۔ میں بھی حضور کے ہمراہ تھا۔ آپ تیز قدم چلتے تھے میں حضور کے قدموں پر قدم رکھتے ہوئے چلتا چلا جا رہا تھا۔ اور دل میں یہ خواہش تھی کہ الٰہی مجھے حضور کے قدم بقدم چلنے کی توفیق دے۔ راستے میں میاں سراج الدین صاحب مرحوم سے حضرت اقدس دریافت فرمانے لگے۔ کہ اب عبدالحق کا کیا ہے (یہ عبدالحق الٰہی بخش مرتد مصنف عصائے موسیٰ کا دوست تھا) میاں سراج الدین صاحب نے کہا کہ حضور اب تو وہ جب آتا ہے تو آنکھیں نیچی کر کے گذرتا ہے

(نوٹ) الٰہی بخش مرتد نے ایک کتاب عصائے موسیٰ لکھی تھی۔ جس میں لکھا تھا کہ میں موسیٰ ہوں اور مرزا صاحب (نعوذ باللہ) فرعون ہیں۔ جس کا انجام یہ ہوا کہ وہ انھیں دنوں طاعون سے مر گیا

یہ عبدالحق اس کا دوست تھا۔ اسلئے حضور نے اسکے متعلق دریافت فرمایا تھا۔

قادیان کے آریہ اور ہم

پھر فرمانے لگے:—

کتاب "قادیان کے آریہ اور ہم" تو ایک تلوار تھی۔ جو آریوں پر چل گئی۔ اِدھر کتاب ابھی پریس میں ہی گئی تھی کہ آریہ دھڑا دھڑ گرفتار ہونے شروع ہو گئے۔ کہیں راولپنڈی میں گرفتار ہوئے۔ تو کہیں لاہور میں لاجپت رائے اور اجیت سنگھ پکڑے گئے۔ میں تو اللہ تعالیٰ کی قدرت پر حیران ہوتا ہوں۔

کاڈ لیور آئیل

حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ سے دوائی کاڈ لیور آئل (مچھلی کا تیل) کے متعلق ذکر ہوا تو فرمانے لگے

دوائی تو اچھی ہے مگر اس سے عفونت آتی ہے۔ اسلئے میں تو اس سے بہتر روغن بادام کو سمجھتا ہوں۔ اور پھر روغن بادام سے نیچے گائے کے گھی کو خیال کرتا ہوں

حضور کی دعا کی برکت

جب میں پہلی دفعہ حضرت صاحب کے پاس آیا تھا تو میں امرتسر سے خاص طور پر تلاش کر کے بڑے بڑے آم جہاں جہاں سے مجھے مل سکے تحفۃً لایا تھا۔ جب میں اپنے کام پر واپس گیا تو میری بیوی ان دنوں حاملہ تھی۔ اور چونکہ میں ایک ایسے مقام پر تھا۔ جہاں کسی اچھی دایہ کا ملنا مشکل تھا۔ اسلئے میری بیوی کو خیال پیدا ہوا کہ وضع حمل کے وقت خدا جانے مجھے کیسی تکلیف کا سامنا ہو۔ اسلئے اس نے حضرت صاحب کی خدمت میں۔ دعا کے لئے ایک خط لکھا۔ جس میں اس نے مفصل حال عرض کیا۔ اور پھر اسے خیال پیدا ہوا۔ کہ چونکہ حضرت صاحب کے خطوط کے جواب ہمیشہ مفتی صاحب دیتے ہیں اسلئے شائد میرا یہ خط بھی حضور جواب کے لئے مفتی صاحب کو دے دیں اور عورتیں چونکہ ہمیشہ اپنے ایسے حالات دوسروں پر ظاہر ہونے سے شرم محسوس کرتی ہیں۔ اسلئے اس کا دل چاہا کہ حضرت کو لکھدوں کہ اس خط کا جواب حضور اپنے ہاتھ سے دیں۔ اور کسی دوسرے کو میرا خط نہ دکھائیں مگر بعد میں اسے خیال آیا کہ نبی کو ایسا لکھنا بے ادبی میں داخل ہو گا۔ کیونکہ اس میں ایک حکم کا رنگ پایا جاتا ہے اس ادب کے لحاظ سے اس نے یہ نہ لکھا۔ بعد میں حضرت ام المومنین صاحبہ سے دریافت فرمایا کہ "اس طرح ایک عورت کا خط آیا ہے جس کا نام حاکم بی بی ہے۔ مجھے یاد نہیں پڑتا کہ وہ کب یہاں آئے تھے۔ اگر آپ کو یاد ہو تو بتائیں؟

حضرت ام المومنین نے فرمایا کہ وہ جو بڑے بڑے آموں کا ٹوکرا لائے تھے۔ اس سے حضرت صاحب کو یاد آ گیا۔ اور آپنے بیت الدعا میں جا کر خاص طور پر میری بیوی کے لئے دعا فرمائی اور اس خط کا جواب لکھا کہ

میںنے آپکے لیے بہت دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر طرح آسانی دے گا نیز نصیحت فرمائی کہ آپ اپنے لئے اپنے بچے کے لئے۔ اپنے خاوند کے لئے۔ اپنے ماں باپ کے لئے۔ اپنے بھائی۔ بہنوں کے لئے عزیز رشتہ داروں کے لئے نماز کے سجدوں میں اپنی زبان میں بہت دعائیں کیا کریں۔ خط کے آخر میں لکھا کہ

یہ خط میںنے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے کسی سے نہیں لکھایا۔ گویا دوسرے رنگ میں میری بیوی کی جو خواہش تھی کہ حضور اپنے ہاتھ سے خط لکھیں وہ بھی پوری ہو گئی۔ اور اس کا جواب بھی آ گیا۔

حمل کی حالت میں میری بیوی نے ایک خواب دیکھا تھا کہ اسکو خلاف معمول طور پر بڑے بڑے سیب اور بڑے بڑے انار اور ایسی قسم کے پھل ملتے ہیں۔ حضرت کے حضور اس خواب کی تعبیر کے لئے لکھا گیا۔ آپنے فرمایا

یہ مبارک اولاد کی بشارت ہے

حضور کی دعا کی برکت سے ایسے مقام پر جہاں کسی قسم کی لیڈی ڈاکٹر یا دایہ میسر نہ تھی اللہ تعالیٰ نے وضع حمل میں ہر طرح سے آسانی دی۔

الدار کی حفاظت کا وعدہ

میری بیوی نے ذکر کیا کہ حضرت صاحب کے بچے اور حضرت ام المومنین کہیں ہمسایوں کے گھر میں جہاں سید تھے ختنہ کی تقریب پر گئے ہوئے تھے۔ اتنے میں آسمان پر سیاہ بادل چھا گئے اور بادل گرجنے لگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑی گھبراہٹ میں مکان کے صحن میں ٹہلتے تھے۔ فرمانے لگے

مجھے تو خوف پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے جو عذاب کے متعلق ہیں کہیں آج ہی پورے نہ ہوں۔ اور دادی صاحبہ۔ (جو ایک خادمہ تھیں) بلا کر فرمایا کہ **فوراً جاؤ۔ اور بیوی صاحبہ کو کہو کہ بچوں کو لے کر فوراً چلے آئیں۔** فرمانے لگے:—

اس گھر کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں اس کو محفوظ رکھوں گا۔ اسلئے میں نہیں چاہتا کہ میری بیوی اور بچے باہر رہیں

غرباء سے سلوک

اسی تقریب پر سیدوں کے ہاں پلاؤ اور زردہ وغیرہ حضرت صاحب کے گھر آیا تھا۔ حضرت صاحب نے ام المومنین کو فرمایا کہ کچھ زردہ اور پلاؤ ایک عورت کو جو باہر کے علاقہ کے گاؤں کی رہنے والی معلوم ہوتی تھی دو۔ بیوی صاحبہ نے ایک رکابی میں اس کو پلاؤ اور زردہ دیا۔ ابھی وہ کھا ہی رہی تھی کہ حضرت صاحب بھی تشریف لائے اور فرمایا کہ تم تو روز ایسے کھانے کھاتی ہو ان لوگوں کو ایسا کھانا میسر نہیں آتا۔ اور دو۔ اور پھر خود رکابی میں پلاؤ اور زردہ ڈال کر اسکو دیا۔

عورتوں کو نماز باجماعت

پھر میری بیوی نے ذکر کیا کہ:—

ایک دن حضور عورتوں کو نماز پڑھا رہے تھے آپ آگے چارپائی پر بیٹھے تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت ام المومنین صاحبہ تھیں۔ آپ چارپائی پر بیٹھ کر نماز پڑھا رہے تھے۔ پیچھے عورتیں نماز پڑھتی تھیں۔ نماز کے بعد میری بیوی نے عرض کیا کہ حضور میرے لئے۔ میرے بھائی بہنوں کے بچے۔ ماں باپ کے لئے دعا فرما دیں۔ آپ فرمانے لگے **میںنے بہت دعا کی ہے**

علماء سوء کا ذکر

میری بیوی نے ذکر کیا کہ:—

ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ ذکر فرما کر مسکرا رہے تھے۔ کہ آجکل کے مولویوں کی ایسی حالت ہے کہ ایک مولوی چلا چلا کر وعظ سنا رہا تھا۔ جس کو سن کر لوگ بڑے تنگ ہو رہے تھے۔ اس نے دیکھا کہ ایک زمیندار نے اس کا وعظ سن کر زار و قطار رونا شروع کر دیا۔ مولوی کہنے لگا کہ دیکھو کیسا نیک آدمی ہے۔ اس پر اس وعظ کا کتنا اثر ہوا ہے۔ مگر تم پر اثر نہیں ہوتا۔ تم پر بھی ایسا اثر ہونا چاہیے۔ جیسا کہ اس پر ہوا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا۔ ارے بھائی تو کیوں رو رہا ہے تو وہ کہنے لگا کہ میرا ایک کتا تھا۔ وہ بھی اس مولوی کی طرح چلا چلا کر مر گیا تھا۔ یہ مولوی بھی اسی طرح چلا رہا ہے۔

حضور یہ واقعہ سنا کر مسکراتے جاتے تھے اور عورتوں کو بتاتے تھے کہ آجکل کے مولویوں کا ایسا حال ہے۔

باپ سے بڑھ کر شفیق

میری بیوی کا والد فوت ہو گیا۔ تو اس کو بہت رنج ہوا۔ مگر ہم رخصت پر بجائے اس کے کہ پہلے گھر جاتے سیدھے قادیان آئے۔ واپسی پر میری بیوی نے مجھ سے ذکر کیا کہ اب مجھے اپنے والد کے فوت ہونے کا صدمہ نہیں رہا۔ کیونکہ اب اللہ تعالیٰ نے اپنے والد سے بڑھ کر ایک والد دے دیا ہے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) اور یہ بالکل حقیقی بات ہے کہ آپ کی محبت دل میں ایسا گھر کر جاتی تھی کہ جسمانی تعلقات اور رشتہ داریاں آپکے سامنے ہیچ نظر آتی تھیں۔

تصحیح

میںنے اپنے مضمون "منشی حبیب الرحمان صاحب رئیس حاجی پور کے حالات زندگی" میں لکھا تھا کہ آپ اصحاب تین سو تیرہ میں سے تھے۔ جو نظر انداز ہو گیا۔ احباب درست فرمالیں اور نیز مندرجہ ذیل غلطیاں بھی درست فرمالیں

(۱) الحکم نمبر ۳۰ مورخہ ۲۱ اگست ۱۹۳۵ء

صفحہ ۶ کالم ۲ سطر ۳۳ "تفکرات اور عموز" کی بجائے تفکرات اور غموم درست ہے۔

(۲) صفحہ ۶ کالم ۳ سطر ۳۴ "اکثر جب مرکز سے ہندو" کی بجائے "اکثر مرکز سے چند دن" درست ہے۔

(۳) صفحہ ۹ کالم ۱ سطر ۸ "یہاں بھینس فروخت" کی بجائے "میاں بھینس فروخت" درست ہے

(۴) صفحہ ۹ کالم ۳ سطر ۵ "ناراض نہ ہوئے" کی بجائے "راضی نہ ہوئے"

(۵) ،، ،، ،، ۱۵ "نہیں کہا جا سکتا" ،، "نہیں کہا سکتا"

(۶) صفحہ ۱۰ کالم ۱ سطر ۳۳ "اگر آپ (خلیفۃ المسیح الثانی) بیعت کا دعویٰ کریں" کی بجائے "اگر آپ (خلیفۃ المسیح الثانی) نبوت کا دعویٰ کریں" درست ہے

(کلیم الرحمان عفی عنہ)

اخبار سیاست کے امتحان کی تفصیل

سیاست کے اجراء کے لیے امداد کی ضرورت

"سیاست نے اپنی بست سالہ زندگی میں حکومت کی مہربانی سے جو مصائب جھیلے ہیں ان کی فہرست اس قدر طویل ہے۔ کہ اس کا مختصر بیان بھی اس کو بہت زیادہ طویل بنا دے گا۔ تاہم قارئین کی آگاہی کے لئے کچھ عرض کیا جاتا ہے۔ سیاست کو جن مصائب سے پالا پڑا ہے وہ صرف قانون مطابع کا نتیجہ نہ تھے بلکہ زمانہ جنگ کے قانون تحفظ ہند اور تعزیرات ہند کی ہر مناسب دفعہ اس کے خلاف استعمال کی گئی۔ سنیئے:۔ (۱) ۱۹۱۴ء میں مولانا سید حبیب کو چھ ماہ نظر بند رکھا گیا اور صدہا روپے کا نقصان ہوا۔ (۲) ۱۹۱۸ء میں سیاست پر بروئے قانون تحفظ ہند سنسر قائم کیا گیا۔ اور اشتہارات اور رائٹر کے تار بھی اس سے مستثنےٰ نہ رکھے گئے۔ لیکن سیاست اسوقت بھی زندہ رہا۔ اسوقت اس کا نام "النقاش" تھا اور یہ کلکتہ سے شائع ہوتا تھا (۳) وزرائے حکومت برطانیہ نے پارلیمنٹ میں جو تقریریں کیں "سیاست" کو سنسر نے ان کی اشاعت کی اجازت نہ دی۔ اور ایسے مضمون سنسر کے نوٹ کے سمیت اب تک ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ (۴) ۱۹۱۷ء میں سیاست سے بروئے قانون مطابع ضمانت طلب ہوئی۔ (۵) ۱۹۱۸ء میں یہ ضمانت جو کہ ایک ہزار روپیہ تھی ضبط ہوئی۔ (۶) اس اخبار کا نام رہبر رکھا گیا۔ لیکن اس کی ضمانت بھی ضبط ہوئی۔ یہ رقم دو ہزار روپے تھی (۷) مولانا سید حبیب مدیر سیاست کو کلکتہ سے بمعہ عیال خارج کر دیا گیا۔ پانچ ہزار روپے ایجنٹوں کی طرف تھے ضائع ہوئے (۸) سید صاحب دوبارہ ۵ ماہ تک نظر بند رہے (۹) سید صاحب نظر بندی کے بعد رہا ہوئے تو انھوں نے لاہور سے سیاست جاری کیا لیکن جاری کرنے سے قبل ان سے پانچسو روپے کی ضمانت طلب کی گئی اور اخبار نکلنے سے پہلے ہی اس مطالبہ کو ایک ہزار اور بعدہٗ دو ہزار بنا دیا گیا (۱۰) مارچ ۱۹۱۹ء میں سید صاحب پر قید عائد کی گئی کہ وہ جلسے نہ کریں۔ جلسوں میں نہ جائیں اور سیاسی مباحث پر کچھ نہ لکھیں (۱۱) اپریل ۱۹۱۹ء کی پہلی تاریخ کو سیاست کا پہلا پرچہ نکلا اور سید صاحب کو دوسرے روز نظر بند کر کے زیر حراست ان کے وطن بھیجا گیا (۱۲) مارشل لاء کے زمانہ میں سیاست کے موجودہ ایڈیٹر سید عنایت شاہ (سید صاحب کے چھوٹے بھائی) گرفتار ہوئے اور سنٹرل جیل لاہور کے ان آہنی پنجروں میں بند رہے۔ جن میں کھڑا ہونا تو درکنار سیدھے ہو کر بیٹھنا بھی ممکن نہ تھا (۱۳) جولائی ۱۹۱۹ء میں سیاست کا تمام عملہ ادارت گرفتار کر لیا گیا۔ اور اس کے ایک رکن ادارت کو تین ماہ قید کی سزا ہوئی (۱۴) ۱۹۱۹ء میں سیاست پر سنسر قائم ہوا۔ جو باقی صحائف لاہور پر بھی قائم تھا۔ لیکن سب کو جنوری ۱۹۲۰ء میں آزادی مل گئی۔ تاہم سیاست پر یہ قید اپریل ۱۹۲۰ء تک قائم رہی (۱۵) ۱۹۲۱ء کے وسط میں سیاست کی ۵ سو کی ضمانت ضبط ہوئی اور دو ہزار کی ضمانت طلب ہوئی (۱۶) ۱۹۲۱ء میں سیاست کے مضامین کے باعث مولانا سید حبیب صاحب کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف تین سال قید سخت کا حکم ہوا۔ (۱۷) فروری ۱۹۲۲ء میں سیاست کی دو ہزار روپے کی تین ضمانتیں ضبط ہوئیں اور عملہ کی تنخواہ وغیرہ کے باعث دو ہزار کا اور نقصان رہا۔ کل نقصان ۸ ہزار ہوا۔ (۱۸) ۱۹۲۲ء میں سید عنایت شاہ صاحب پر قانون مطابع کی رو سے مقدمہ چلا جس میں ان کو ایک ماہ قید اور سو روپے جرمانہ کی سزا ہوئی (۱۹) ۱۹۲۲ء میں کانگرس کی رپورٹ پر امرت کا ایک واقعہ "سیاست" میں شائع ہوا جس کی وجہ سے لالہ دینا ناتھ سب انسپکٹر نے سیاست پر پانچ ہزار ایک سو روپیہ کا دعویٰ کیا۔ ۶ سال تک یہ مقدمہ جاری رہا۔ ہزارہا روپے خرچ ہوئے (۲۰) ۱۹۲۳ء میں قصور کانگرس کمیٹی کی طرف سے سیاست میں ایک اطلاع شائع ہوئی جس کی وجہ سے لالہ ہر رام داس صاحب تھانیدار نے سیاست پر ہتک عزت کا دعویٰ کیا۔ اس مقدمہ میں سیاست کے ہزارہا روپے خرچ ہوئے۔ کانگرس کے ہندو سکرٹری نے محض اسلئے سیاست کے خلاف شہادت دی کہ اس نے ایک ہندو تھانیدار کو نقصان پہنچانا گوارا نہ کیا۔ کئی سو روپے کی ڈگری ہوئی۔ اور سیاست نے وہ رقم ادا کی (۲۱) ۱۹۲۳ء سے لے کر ۱۹۲۸ء تک سیاست پر زیر دفعہ ۲۹۳ تعزیرات ہند کوئی تیس مقدمات قائم ہوئے جن کے جرمانوں کی رقوم کی میزان ہزارہا روپے ہے۔ سیاست نے یہ سب بخندہ پیشانی ادا کئے۔ (۲۲) ۱۹۲۵ء مولانا سید حبیب کو ہائیکورٹ کی ہتک کے جرم میں ایک ماہ قید اور گیارہ سو روپے جرمانہ کی سزا ہوئی (۲۳) ۱۹۲۸ء میں منشی غلام محمد صاحب خادم منیجر سیاست کو ڈیڑھ سال قید اور ہزار روپے جرمانہ کا حکم ہوا (۲۴) ۱۹۲۸ء میں سیاست پر زیر دفعہ ۲۹۲ تعزیرات ہند ۹ مقدمات قائم ہوئے اور ۹ سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی (۲۵) ۱۹۲۶ء میں مولانا سید حبیب اور ان کے بھائی سید عنایت شاہ اور ان کے آدمیوں پر ۲۳ مقدمات چلے جن پر ہزارہا روپیہ خرچ ہوئے (۲۶) اسی سنہ میں سید صاحب اور ان کے بھائی کو زیر دفعہ ۳۵۳ دو دو سال قید کی سزا ہوئی۔ (۲۷) اسی سنہ میں ان کو زیر دفعہ ۵۰۱ علی الترتیب ۲ اور ایک ماہ قید اور تین تین سو روپیہ جرمانہ کا حکم ہوا۔ (۲۸) اسی سنہ میں ان دونوں بھائیوں کو زیر دفعہ ۱۲۴ الف کے ماتحت دو دو ماہ قید اور دو دو سو روپے جرمانہ کا حکم ہوا (۲۹) ۱۹۲۹ء میں سیاست پر پھر زیر دفعہ ۲۹۲ مقدمہ چلا جس میں ناشر و طابع کو نو سو روپے جرمانہ کی سزا ملی (۳۰) ۱۹۲۷ء میں تھانیدار محمد اعظم نے مدیر سیاست پر ہتک عزت کا دعویٰ کیا۔ جس کی وجہ سے منشی محمد الدین صاحب کو تین سو روپے جرمانہ ہوا۔ (۳۱) ۱۹۳۴ء میں سیاست سے ایک ہزار روپے کی ضمانت طلب ہوئی (۳۲) آجکل بھی سیاست کو دو ہزار روپے بطور ضمانت جمع کرانا ہیں (۳۳) سیاست کے مالک محرر خصوصی فدائے ملت مولانا سید حبیب شاہ صاحب آجکل منٹگمری میں نظر بند ہیں۔

مندرجہ بالا کوائف سے ظاہر ہے کہ معزز معاصر سیاست اسوقت تک قوم اور ملک کی خدمت گذاری میں بہا بہت شاندار خدمات سرانجام دے چکا ہے۔ اور اس راہ میں ہر افتاد اور ہر تکلیف کو نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کرتا چلا آیا ہے۔ ایسے جانباز اور خدمت گذار اخبار کا ایسے وقت میں جبکہ مسلمان نہایت نازک دور میں سے گذر رہے ہیں بیرونی معاندین کے علاوہ اندرونی غدار بھی اس کی بربادی کے لئے کوشاں ہیں۔ ایک دن کے لئے بھی بند ہونا سخت نقصان دہ اور مسلمانوں کے لئے باعث ندامت ہے۔ خصوصاً اس صورت میں جبکہ مولانا سید حبیب نظر بند ہیں اور سیاست کی اس مصیبت کا مقابلہ کرنے سے بالکل معذور ہیں پس اسوقت معاصر سیاست کی امداد کرنا اور اس کے رستہ سے ضمانت کے روڑے ہٹانے کی کوشش کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے دو ہزار کی رقم کا مہیا کر دینا مسلمانوں کے لئے کوئی بڑی بات نہیں ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ مسلمان اسے پورا کرنے میں بخوشی حصہ لیں گے"

قادیان میں یوم تبلیغ کسطرح منایا

۹ر ستمبر کو لوکل کمیٹی نے بہت بڑے انتظام کے ساتھ یوم تبلیغ منایا۔ صبح سے ۱۵ سال کے اوپر کے مرد ارد گرد کے ۸۰ دیہات میں نکل گئے۔ اور باوجود لوگوں کی دل آزاری اور تکلیف دینے کے انھوں نے پیغام حق سنایا۔

ایک جگہ کے زمینداروں نے شہد کی مکھیوں کو چھیڑ دیا جنھوں نے ہمارے نوجوانوں کو کاٹا۔

احرار کی طرف سے اس امر کا اعلان کیا گیا تھا کہ کوئی احمدی ہم سے بات چیت نہ کرے۔ قادیان کے احرار نے اعلان کرایا تھا کہ اگر کوئی احمدی ہمارے مکان یا بازار کی دوکان پر آیا۔ اور کوئی فساد ہو گیا تو وہ اس کا ذمہ دار ہوگا۔ باوجود اس کے بعض اصحاب نے لطیف رنگ میں ان کو پیغام حق سنایا۔

الغرض سیکڑوں اصحاب نے اسطرح گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی نہ صرف لوگوں کو پیغام حق سنایا بلکہ اپنی تنظیم اپنے ضبط اور حسن اخلاق کا دنیا کو ایک دفعہ پھر ثبوت دیا۔

شام کو قادیان کے تمام راستوں پر فوج در فوج مبلغین آتے نہایت بھلے معلوم ہوتے تھے۔ کیسے مبارک ہیں وہ جنھوں نے اسدن خدا کی راہ میں گالیاں کھائیں اور خاموش رہے۔ دکھ اٹھائے اور چپ رہے۔

وصیت نمبر ۴۳۸۳

منکہ خدیجہ بی بی بیوہ سید محمد علی شاہ صاحب مرحوم گورنمنٹ پنشنر قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت تقریباً ۱۹۰۳ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۵/۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ میرے متروکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری موجودہ جائیداد صرف زیورات طلائی وزنی بیس تولہ کے ہیں۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا خدیجہ بی بی صاحبہ
گواہ شد:۔ غلام محمد (خان بہادر) پنشنر قادیان۔
گواہ شد:۔ سید منظور علی شاہ ولد سید محمد علی شاہ صاحب مرحوم

نمبر ۴۴۰۷

منکہ فضل الٰہی ولد میاں ابراہیم صاحب قوم نارمہ راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن قادیان محلہ دار الفضل حال ملازم ۵۱ سکیشن ۲۷ ایم۔ ٹی کمپنی سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت آج کی تاریخ سے کرتا ہوں۔

میری ماہوار آمدنی فی الحال ۷۹/۱۰/۰ ہے جس پر میرا گزارہ ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بطور وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت وصیت کردہ سے منہا کر دیجائے گی۔ اگر ما سوا اسکے بھی کوئی جائیداد میرے مرنے پر ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ فضل الٰہی بقلم خود ۲۸ ۴/۵
گواہ شد:۔ عبد العزیز ولد چوہدری نبی بخش سکرٹری انجمن احمدیہ عزیز منزل سیالکوٹ صدر
گواہ شد:۔ ڈاکٹر بشیر محمد عاقل صدر سیالکوٹ۔

میں کیوں کر احمدی ہوا؟

قریباً ۱۹۰۵ء کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ ہم نے اپنے گاؤں موضع شیخ پورہ میں احمدیوں سے مناظرہ کرنا چاہا تاریخ مقرر کرلی گئی۔ اور اپنی طرف سے ایک مولوی صاحب جو سید تھے اُن کو فتح پور سے بلایا گیا۔ دوسری طرف احمدیوں کی جماعت سے جناب ڈاکٹر محمد علی صاحب مرحوم مہاسہ اور اُن کے والد ماجد میاں میراں بخش صاحب پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ تھے۔ وقت مقررہ پر بحث شروع ہوئی اور حیات و وفات مسیح کا مسئلہ چلا۔ بعد ازاں سید صاحب نے بخاری سے ایک حدیث پیش کی جس میں لکھا ہوا تھا وامامکم منکم اُنھوں نے اس کے یہ معنی کئے۔ وہ مہدی تم میں آوے گا۔ ان کا ان معنوں کو کرنا ہی تھا کہ ہم نے جماعت احمدیہ کے افراد پہ ہنسی مخول کرنا شروع کیا اور تالیاں بجاتے ہوئے اُن کی مجلس کو منتشر کر دیا

اس واقعہ کے کچھ دن بعد میں حسب معمول اُسی اپنے گاؤں شیخ پورہ میں ہی نماز پڑھ کر اپنے گھر کی سمت کو چلا آرہا تھا کہ راستے میں یہی دو سپاہی مسیح موعود بیٹھے ہوئے تھے (ڈاکٹر صاحب اور اُن کے والد ماجد) میاں صاحب نے مجھے آواز دی محمد خان ذرا سوچ تو سہی آخر میرا تیرا شاگرد اُستاد یعنی باپ بیٹے کا تعلق ہے۔ ہمارے پاس بھی آکر کوئی بات سن لیا کر۔ اسی طرح ڈاکٹر صاحب نے اسی حسرت سے کہا کہ میرا بھی آپکے ساتھ ایک دیرینہ اور بہت ہی مضبوط کلاس فیلو ہونے کا رشتہ ہے۔ میں آج اسی محبت کو تازہ کرا کر تجھے تیرے خالق کا واسطہ دیتا ہوں کہ ہماری بات بھی سن لیا کر۔ ان الفاظ نے میرے دل پر گہرا اثر کیا۔ اور میں اُن کے مکان پر چلا گیا۔ اُنھوں نے میری تسلی کے لئے وامامکم منکم کی حدیث کا نقشہ شروع کیا۔ اور لغت دکھا کر معنی بتائے کہ تم میں سے وہ امام پیدا ہوگا۔ یعنی جو سید صاحب نے معنی کئے تھے وہ غلط ہیں اور دھوکا دہی ہے۔ یہ معنی بالکل غلط ہیں کہ تم میں آوے گا بلکہ اصل مطلب یہ ہے کہ تم میں سے آویگا جونہی مینے اس تسلی کر دینے والے مطلب کو محبت بھرے الفاظ میں سُنا میرے اندر فوراً تحقیق حق کی لہر دوڑ گئی۔ اور میں سیدھا سید صاحب کی طرف روانہ ہوا اور نہایت بے قراری لیکن ادب سے عرض کی کہ اس کے یہ معنی بھی بنتے ہیں۔ میری یہ بات سننا تھا کہ وہ نہایت برافروختہ ہوکر بولے۔ افسوس تیرا بیڑا غرق کرو اگر اب مجھ سے اس کے متعلق پوچھتے ہو۔ میں حیرانی سے کہا کہ مولوی صاحب میں کیا عرض کرتا ہوں آپ کیا جواب دیتے ہیں۔ سوال دیگر جواب دیگر۔

میرے اصرار پر آخر اُنھوں نے یہی جواب دیا کہ میں تیرے ساتھ اسی کے متعلق کلام کرنا ہی نہیں چاہتا۔ پس ان کا اسطرح پر مجھ سے بہانہ سازی کرنا اصل حقیقت سے مطلع کر گیا۔ اور گوہر مقصود کے قریب۔

مینے براہین احمدیہ میں وہ ۳۰ آیات بھی پڑھیں جن سے مجھے ایک اور ایک دو کی طرح وفات مسیح کا مسئلہ ثابت ہوگیا۔

ان ہی دنوں الٰہی بخش صاحب اور اللہ رکھا صاحب نے مجھے کہا کہ ہم نے تو بیعت کرنے کی ٹھان لی ہے۔ اور ہم قادیان چلتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں بھی چلتا ہوں۔ غرضیکہ ہم چل پڑے۔ جب ہم امرتسر آئے تو چند مولویوں نے ہمیں ورغلایا اور چاہا کہ ہم قادیان نہ جائیں۔ اُنھوں نے یہ بھی کہا کہ آج صبح فنانشل کمشنر قادیان گیا ہے اور وہ اسی گاڑی سے مرزا صاحب کو گرفتار کرکے لے آوے گا۔ آپ یہیں رہیں۔

ہم نے اُس گاڑی کا انتظار کیا۔ لیکن مرزا صاحب نہ آئے پھر ہم نے ارادہ کیا چلو قادیان چلتے ہیں ع

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

وہاں سب حقیقت منکشف ہو جاوے گی توکل علی اللہ ہم گاڑی پر سوار ہوگئے۔ اور بٹالہ پہنچ گئے۔ آگے جب ہم نے تانگہ کرایہ کیا تو یکہ بان نے اُن مولویوں کی بات کی تصدیق کی اور کہا کہ ہاں فنانشل کمشنر تو بے شک قادیان گیا ہے۔ لیکن یہ خبر صریح غلط ہے کہ وہ مرزا صاحب جیسی ہستی کو پابہ زنجیر کر سکے اور اُن کو اس طرح پر لائے کیونکہ اُن کی غلامی کو بڑے بڑے عقلمند اور فاضل اپنے لئے باعث فخر خیال کرتے ہیں اور اسی وجہ سے اُس نے ملکوں کو اپنا مطیع بنایا ہے اور بناتا چلا جاتا ہے (یاد رہے یہ یکہ بان احمدی نہ تھا)

اس کے بعد ہم بٹالہ کی سڑک کو طے کرتے ہوئے بخیریت دارالامان آگئے۔ مسجد مبارک کے اوپر گئے تو آگے حضرت خلیفہ اول تشریف فرما تھے۔ مینے اپنا تعارف کرا کر اپنے واقعات عرض کرکے یہ سوال کیا کہ مہدی معہود تو سادات خاندان کا ایک گوہر نایاب ہوگا۔ اور حضرت مرزا صاحب تو مغل ہیں۔ اس کے متعلق وضاحت سے میری تسلی فرمادیں آپنے حضرت حافظ صاحب (حافظ روشن علی صاحب رض) سے فرمایا کہ ان کی تسلی فرمادیں۔ حافظ صاحب بھی میرے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ اُنھوں نے نہایت محبت سے بخاری شریف کا نسخہ منگوایا۔ اور ہمیں اس کا مطلب بتا کر کامل تسلی کرائی۔

اس کے بعد چودھری حاکم علی سے نیچے آکر ملے اُنھوں نے کہا کہ کیا آپنے حضور علیہ السلام کی زیارت کی ہے میں نے کہا کہ نہیں۔ اُنھوں نے مجبور کیا کہ چلو ہم شرف زیارت حاصل کر چکے۔ آپ بھی دیکھ آئیں۔ مینے کہا کہ ابھی مینے بیعت نہیں کرنی میں بیعت اپنے گھر سے مشورہ کرکے کروں گا۔ اُسی وقت زیارت بھی کرلوں گا۔ لیکن اُنھوں نے مجبور کیا۔ اور مسجد مبارک میں لے گئے۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضور اپنے مکان میں جس کا دروازہ مسجد مبارک کی طرف ہے تشریف رکھے ہوئے ہیں ہم نے حضرت مفتی صاحب کے ذریعہ اجازت چاہی اور ہمیں اجازت مل گئی۔ جب میں اندر گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ مفتی صاحب ایک کھٹولے پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور حضور ایک نواڑ کے پلنگ پر تشریف فرما تھے۔ مینے اندر جاکر السلام علیکم عرض کیا اور نیچے بیٹھنا چاہا۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ نہیں نیچے نہ بیٹھیں۔ بلکہ میرے پاس بیٹھیں۔ ابھی مفتی صاحب نے یہ جملہ ختم کا نہ کیا تھا کہ حضور کا ارشاد ہوا کہ نہیں میرے پاس بیٹھیں۔ لیکن میں اپنی کم حیثیتی اور حضور کے جلال کو دیکھ کر حضور کے فرمان کی اطاعت نہ کر سکا۔ جس پر پھر دوبارہ حضور نے فرمایا کہ میرے پاس بیٹھیں۔ پھر بھی مجھے اپنی خاکساری کا خیال آکر کچھ ہچکچاہٹ سی ہوئی تو مفتی صاحب نے فرمایا بیٹھ جائیں کوئی حرج نہیں اب حضور کا ارشاد ہے آپ بیٹھ جائیں

میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جب کہ میں بیٹھ گیا تو میں نے چاہا کہ خوب اچھی طرح سے دیدار کروں۔ لیکن مینے بڑی کوشش کی میری آنکھیں دیدار کی تاب نہ لاسکیں اور نہ لاسکیں۔ میں اسی اثناء میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضور ایک بات فرمانے لگے اور ہاتھ سر نیویں پر رکھے ہوئے تھے مفتی صاحب نے فرمایا کہ کہاں سے آئے ہیں؟ میں نے عرض کی گجرات سے۔ حضور نے فرمایا آج ہی گجرات سے —

(اور درمیان کلام میں ہاتھ کو سر نیویں کے ساتھ دبایا)

مجھے فوراً "تتانی" کا ایک شعر یاد آگیا۔ ؎

"بولن لگا اڑ کر بولے۔ تے ہتھ پٹیاں تے مارے"

اور اس کی صداقت میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی۔ پھر دوسرے حلیہ کی طرف میرا خیال گیا تو حضور کا گندم گوں رنگ۔ سیدھے بال۔ کشادہ پیشانی جب میں نے یہ تمام روشن نشانیاں چشمدید ملاحظہ کرلیں تو فوراً میرے دل میں ایک لہر اُٹھی جس نے کہا کہ پہلے تو اس آسمانی نور کی بیعت میں شامل نہیں تو اب ضرور ہو۔ اب اتمام حجت ہو چکی ہے۔ پس مینے اس نور خدا کے چشمہ کو دیکھا اور نہایت سادہ الفاظ میں لیکن خواہش بھرے الفاظ میں درخواست کی کہ حضور بیعت کرنا چاہتا ہوں۔

حضور نے فرمایا نہیں آپ جلدی نہ کریں دو چار دن یہاں ٹھہریں اور تحقیق کریں۔ میں نے عرض کی کہ حضور مینے تسلی کر لی ہے میری بیعت حضور لے لیں۔ حضور نے فرمایا کہ چار پانچ دن اور ٹھہریں مینے عرض کی کہ حضور خبر نہیں کل ہی دم نکل جائے اسلئے حضور میری بیعت لے لیں۔ تو حضور نے میری بیعت لی۔ اور میں جو زیارت کی نیت سے مسجد میں گیا تھا مشرف باحمدیت ہوکر نیچے اترا اور لازوال نعمت سے جھولی بھر کر نیچے آیا

الحمد للہ علی ذالک

(محمد خان نمبردار سرپنچ شیخ پورہ ضلع گجرات)

مباہلہ میں شریک ہونے والے احباب کو اطلاع

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے جماعت احمدیہ کی سچی اور بے مثال عقیدت اور خانہ کعبہ کی عظمت کے اظہار کے متعلق احرار کو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے اس میں ازراہ شفقت ایک ہزار یا کم از کم پانچسو اصحاب کو شامل ہونے کی سعادت بخشنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ چونکہ یہ تعداد مخلصین جماعت کے مقابلہ میں نہایت ہی قلیل ہے۔ اسلئے پانچسو یا ایک ہزار کے انتخاب میں کچھ نہ کچھ وقت صرف ہوگا۔ اسلئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو لوگ اس مباہلہ میں شریک ہونا چاہیں اپنے نام فوراً بھجوانا شروع کردیں تاکہ جماعت احمدیہ کی طرف سے مباہلہ میں شریک ہونے والوں کی فہرست تیار کر لی جائے۔ اور جس وقت احرار آمادہ ہوں اُس وقت فہرست کی تیاری میں وقت نہ صرف کرنا پڑے۔ احباب اپنی درخواستیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال فرمائیں

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

جلسہ سالانہ کی آمد آمد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کا انتظام اب پھر شروع ہونے والا ہے۔ سال کے آٹھ ماہ گزر چکے ہیں۔ اور نواں ماہ گزر رہا ہے۔ جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے جو رقم جماعتوں کیلئے مناسب تھی۔ وہ مشاورت گذشتہ پر پیش ہونے والے بجٹ میں مقرر کر دی گئی تھی۔ اور یہ خیال تھا کہ چونکہ احباب کو جلسہ کے قرب میں اپنے سفر خرچ وغیرہ کے اور اخراجات بھی اُٹھانے پڑتے ہیں۔ اسلئے یہ جلسہ سالانہ کا چندہ بھی شروع مئی سے وصول کیا جاوے تاکہ نومبر تک یا اس سے پہلے کل اخراجات کا سامان پورا ہو جائے۔ اور بعض دوستوں نے اس کے مطابق چندہ بھیجا بھی ہے۔ لیکن ان کی تعداد نہایت ہی کم ہے منتظمین جلسہ سالانہ کی بڑی ضرورت ہمیشہ سے یہ ہوتی ہے کہ انھیں انتظام کے لئے کافی وقت پہلے روپیہ مل جائے تا انتظام گراں نہ پڑے۔ اور ہماری موجودہ مالی حالت بھی یہی چاہتی ہے کہ انتظام کو اچھا رکھتے ہوئے اخراجات میں جس قدر بھی کمی ممکن ہو۔ وہ ضروری کی جایا کرے۔ لیکن یہ ایسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ انتظام کرنے والوں کے ہاتھ میں وقت پر روپیہ آجاوے۔ اسلئے اس تحریک کے جواب میں چندہ بھیجنے والے دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ چندہ بھیجتے ہوئے یہ بات بھی مدنظر رکھیں کہ ان کا چندہ جلد بھیجنا ان کے چندہ کی مالی قیمت بڑھا سکتا ہے۔ کیونکہ وقت پر روپیہ ہاتھ میں ہو۔ تو بعض سودے دس فیصدی بلکہ بعض اوقات اس سے بھی زیادہ فائدے کے ساتھ کئے جا سکتے ہیں۔

روحانی برکات کی بارش کا زمانہ

ہمارا جلسہ سالانہ کیا ہے گویا روحانی برکات کی بارش کا موسم ہے اس سے فائدہ اُٹھانے والے اسیطرح فائدہ اُٹھاتے ہیں جیسے عقلمند زمیندار موقع کی بارش سے فائدہ اُٹھاتے ہیں

جلسہ پر آنیوالے بزرگ حتی الوسع اس موقع کو کبھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے جو پہلی دفعہ آئیں وہ بار بار آتے رہنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ اور اس سے پہلے نہ آنے کا افسوس کرتے ہیں۔

ہمارے جلسہ کے فوائد بھی جو جماعت کو پہنچتے ہیں وہ بارش کے فائدوں کی طرح ان گنت ہیں۔ ان کا شمار نہیں ہو سکتا۔ جس طرح بارش سے مخلوق کی زندگی وابستہ ہے اسیطرح جلسہ سالانہ کے وسیع فوائد کے ساتھ ہماری جماعتی زندگی کا بہت بڑا تعلق ہے۔ وسیع روشناسی جماعت کے افراد میں جلسہ سالانہ پر ہی ہوتی ہے۔ پرانی ملاقاتیں تازہ اور مضبوط ہوتی ہیں بہت سے نئے تعلقات اور نئے رشتے قائم ہوتے ہیں

اس روحانی برادری کی کثرت اور اخلاص کا نظارہ احمدی افراد کے حوصلے بڑھاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اخلاص میں ترقی کرنے کے لئے ان کے دلوں میں سابقت کا ایک جوش موجزن ہو جاتا ہے۔

ہونہار نئی پود کی نشوونما کو اس قسم کے قومی نظاروں سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ پھر سب کا مل کر امام وقت کی اقتدا میں دعا کرنا ایک ایسا قلبی اثر پیدا کرتا ہے کہ انسان آن کی آن میں کچھ کا کچھ بن جاتا ہے۔ دنیاوی اثر اور طبیعت کے بیجا لگاؤ اور دل کے نامناسب رجحانات اور اس قسم کے ہزاروں قلب کے میل جلسہ کے نظاروں اور جلسہ کی پاک صحبتوں اور ملاقاتوں اور وعظ و نصیحت کے سننے اور دعاؤں میں شامل ہونے سے پاک ہو جاتے ہیں۔

مختلف حالات میں گذرنے سے جو ایمانی قبلہ نما کی سوئی کا کچھ رُخ بدلتا ہے وہ جلسہ سالانہ تک ٹھیک ہو جاتا ہے اور یہ ایک ذریعہ ہے کہ ہر سال ہزاروں احمدی اپنی اصلاح کر کے دور دور ملک میں پھیل جاتے اور اپنے دوسرے بھائیوں کی اصلاح کا موجب بنتے ہیں۔

اس طرح مرکز سے جاری ہونے والا فیض جلسہ میں شریک ہونے والے افراد تک محدود نہیں رہتا۔ بلکہ کسی نہ کسی رنگ میں احمدی جماعت کے افراد میں ہر جگہ پہنچ جاتا ہے۔

غرض جلسے کے کثیر فوائد اور لاتعداد فیوض کا بیان کرنا آسان نہیں ہے۔ اور نہ میرا یہ فرض ہے کہ ان فوائد کو میں جماعت کے سامنے پیش کروں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کے ہر سال منعقد کرنے اور اس کے کامیاب بنانے میں سعی کرنے کے لئے تاکید فرمائی ہے۔ اور خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں جلسہ سالانہ کے اغراض اور مقاصد کئی دفعہ جماعت کے سامنے پیش ہو چکے ہیں۔

اور چونکہ جماعت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اور نئے لوگ داخل ہوتے ہیں۔ اسلئے پھر بھی ان کا اعادہ نظارت دعوت و تبلیغ و نظارت ضیافت کی طرف سے انشاء اللہ ہوتا رہے گا۔ میرا فرض ہے کہ میں جلسہ سالانہ کی اہمیت کو یاد دلا کر جماعت کے سامنے جلسہ سالانہ کے اخراجات بہم پہنچانے کی تحریک کروں۔ اور احمدی افراد کو ان کے اس فرض کے ادا کرنے کی طرف توجہ دلاؤں۔ جو ہر سال ان ایام میں بالخصوص ان کے ذمہ عائد ہوتا ہے۔

جلسہ سالانہ اپنی خوبیوں کے لحاظ سے ہر دل میں اپنی کشش خاص رکھتا ہے۔ جس کا اظہار جہاں اور طریقوں میں ہوتا ہے۔ وہاں چندہ جلسہ سالانہ کے ادا کرنے میں بھی ہوتا ہے۔ مثلاً قادیان کی جماعت کا خیال ہے کہ چونکہ جلسہ سالانہ قادیان میں ہوتا ہے۔ اسلئے قادیان کی جماعت ہی اس کا سارا خرچ اُٹھائے اور جلسہ میں شریک ہونے والے مہمانوں کو اپنا ہی مہمان بنائے۔ لیکن اگر سارا خرچ نہ اُٹھا سکے تو مہمانوں کے کھانے کا خرچ اپنے ذمہ لے لے۔ اور اس کی اگر گنجائش نہ ہو تو کم از کم آٹے کا خرچ جو کھانے کا جزو اعلیٰ ہے۔ ضرور اپنے ذمہ لے۔

غرض جلسہ سالانہ کی یہ ایک خاص کشش ہے۔ جو قادیان والوں کے دل میں جوش پیدا کر رہی ہے کہ جس طرح ہو۔ یہ جلسہ سارے کا سارا ہمارے ہی ذریعہ تکمیل پائے۔ چندہ تو وہ ایک خاص رقم پوری کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ مگر ان کے دل میں یہ آرزو کام کر رہی ہوتی ہے۔ کہ کاش ہم سارا خرچ ہی اُٹھا سکتے۔ اسیطرح ایک اور جماعت کوئی اور خاص خرچ لے کر میزبانی کے کچھ فرائض اپنے ذمہ لے لیتی ہے اور تمام اخراجات جلسہ سالانہ اسطرح مختلف جماعتوں اور افراد پر تقسیم ہو سکتے ہیں۔ غرض سالانہ جلسہ کی خاص کشش چندہ دینے والے کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اور وہ عام طور پر اخراجات میں حصہ لینا کافی نہیں سمجھتا۔ وہ چاہتا ہے کہ اس کی طرف سے کوئی کام معین طور پر بھی نظر آئے۔ وہ جائے اور دیکھے کہ فلاں کام میرے روپے سے ہو رہا ہے۔ اور دوسرے دیکھیں کہ وہ کام اس کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ روشنی کا انتظام اپنے خرچ سے چلانے والے آئیں اور جلسہ کے لیمپ اور لالٹینیں دیکھ کر خوش ہوں۔

پس یہ جلسہ سالانہ کی خاص کشش کام کر رہی ہے کہ ہر چندہ دینے والا کسی نہ کسی طرح قریب تر ہونا چاہتا ہے۔ وہ پیچھے سے چندہ دے کر تاریکی میں نہیں رہنا چاہتا۔ وہ آگے آنا چاہتا ہے اور اپنے انتظام کے پاس کھڑا ہو کر نظر آنا چاہتا ہے۔

یہ طریقہ پہلے کچھ مرتبہ جناب میر محمد اسحٰق صاحب ناظر ضیافت کی تحریک پر شروع کیا گیا تھا۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے مرکز کی طرف سے اس قسم کی تحریک نہیں ہوتی۔ مگر جماعتوں میں جلسہ سالانہ کی کشش خاص موجود ہے اور جماعتی اور انفرادی رنگ میں وقتاً فوقتاً اس کا اظہار ہوتا رہتا ہے۔ جلسہ کے وقتی خرچ کے علاوہ مستقل امداد بھی بعض دوستوں نے دی ہے۔ چنانچہ ایک صاحب لالٹینوں کی چمنیاں جلسہ سالانہ کو دیا کرتے تھے۔ اور اس سال بہت سے دوستوں نے دیگیں اپنی طرف سے مہیا فرمائی ہیں۔ جلسہ سالانہ کی کشش خاص کا اس طرح بھی اظہار ہوتا ہے کہ بعض افراد اپنی بعض خاص آمدنیوں کو اس کے خرچ کے لئے دے دیتے ہیں۔ ایسے چندے ہر سال اس خرچ میں مختلف افراد کے ذریعہ اور بالخصوص مستورات کی طرف سے آتے رہتے ہیں۔ لیکن اس کی یہ صورت اب تک ریکارڈ پر نہیں آئی ہے۔ کہ کسی نے اپنی کسی خاص آمدنی کو جلسہ سالانہ کے خرچ کے لئے وقف کر کے ہمیں اطلاع دے دی ہو۔ مگر جب اپنے پاس کے خاص طور پر جمع شدہ روپیہ کو چندہ جلسہ سالانہ میں تحریک کے وقت دیدیتے ہیں۔ تو یہ بات مشکل نہیں ہے کہ بچوں اور عورتوں اور مردوں کے خاص چندے ریکارڈ میں لائے جائیں۔ اگر احباب خاص طور پر دی ہوئی رقوم سے اطلاع دیں گے تو اخبار میں اعلان ہو کر اس کا ریکارڈ بھی آئندہ نسلوں کے لئے تیار ہوتا جائے گا۔ جلسہ سالانہ کی کشش احمدیوں کے دلوں میں بالخصوص جلسہ کے ایام میں رچی ہوتی ہے۔ اور مختلف طریق سے ظاہر ہوتی ہے۔ لوگ فرداً فرداً اور ٹولیاں بنا بنا کر اور پرانے آنیوالے نئے آنیوالوں کو ساتھ لے کر ایک نشہ میں ڈوبے ہوئے رنگ میں ادھر ادھر پھرتے نظر آتے ہیں۔ اور ہر چیز کو دیکھ دیکھ اور دوسروں کو دکھا کر اپنے ایمان کو تازہ کرتے ہیں۔

اس سال کے جلسہ سالانہ کی خصوصیات

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق مومن کے دو دن بھی برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ یعنی مومن کے امتیازی اوصاف میں سے یہ بھی ہے کہ وہ روزانہ ترقی کرتا رہے۔ یہی حال مومنوں کی جماعت کا ہے چنانچہ سلسلہ احمدیہ ہر وقت ترقی کر رہا ہے۔ لیکن یہ مسلسل ترقی کی رو کچھ عرصہ کے بعد ایک نیا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ چنانچہ اب سلسلہ کی ترقی کا نیا دور شروع ہو گیا ہے۔ پہلے مخالفت کی شدت کہیں کہیں ہوا کرتی تھی اور احمدی مختلف مقامات پر مخالفین کی دل آزاری اور دکھ دہی اور ظلم و ستم کا نشانہ بنا کرتے تھے۔ اور اگرچہ یہ کہنا بھی صحیح ہے کہ کوئی ایک احمدی بھی ایسا ملنا مشکل ہے جسے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے میں سخت تکلیفوں کا سامنا نہ ہوا ہو۔ لیکن وہ مخالفتیں ایک دوسرے سے الگ الگ تھیں۔ اسلئے ان کا مقابلہ بھی علیحدہ علیحدہ مقامات پر ہوا کرتا تھا۔ لیکن اب مخالفین نے ایک منظم صورت اختیار کر لی ہے اور مرکز سلسلہ کو اپنی ایذا رسانیوں کے لئے نشانہ بنایا ہے۔ اور بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس ذات اور آپ کے پاک خاندان کی ہتک و توہین کرنے میں سر توڑ کوشش کیجا رہی ہے۔ یہ دونوں شرارتیں ایسی ہیں۔ جنسے ہر احمدی کا سینہ سخت زخمی ہو رہا ہے۔ اور احمدی خواہ کسی جگہ ہوں مرکز میں دشمنوں کی شرارت دیکھتے ہوئے چین نہیں پا سکتے۔

دوسری بات جو پہلے نہ تھی وہ حکام وقت کا موجودہ رویہ ہے۔ پہلے ہمارے دشمنوں کو کبھی کبھی سرکاری افسران کی طرف سے چشم نمائی بھی ہو جاتی تھی اور اس طرح وہ اپنی شرارتوں میں نہ حد سے گذرتے اور نہ شرارتوں کا سلسلہ کسی نظام میں زیادہ عرصہ تک لگاتار قائم رہ سکتا تھا۔ لیکن اب مخالفت کی تنظیم سے گورنمنٹ بھی دب گئی ہے موجودہ سشن جج گورداسپور کے فیصلہ نے احراریوں کو روکنے کی بجائے ان کی ہمت افزائی کی ہے۔ انھوں نے یہ فیصلہ ہر جگہ شائع کیا ہے۔ ہندوستان سے باہر تک اس کو پھیلایا ہے۔ گو اس فیصلہ کے خلاف گورنمنٹ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے ہائیکورٹ میں اپیلیں دائر ہو گئی ہیں اور یقین کامل ہے کہ وہ ناواجب زیادتیاں جو اس فیصلہ میں کسی نہ کسی طرح داخل ہو گئی ہیں۔ ضرور اس فیصلہ سے نکالدی جائینگی۔ لیکن سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف جو زہر اس فیصلہ کے ذریعہ پھیلایا جا چکا ہے۔ اس کے ازالہ کے لئے جماعت کی خاص کوشش درکار ہے۔ ان خاص دقتوں کے مقابلہ کے لئے اس سال جماعت کو بھی خاص جد و جہد کرنی پڑی ہے۔ اور جماعت کے سامنے اب وہ زمانہ آگیا ہے جس میں ہر ایک احمدی کو اپنے اقرار بیعت کی پابندی پورے طور سے کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایک سال پہلے نہایت واضح طور پر جماعت کے سامنے آنیوالے خطرات کو پیش فرما چکے۔ اور اقرار بیعت کو تازہ کر چکے ہیں اور تحریک جدید کے جواب میں نہایت شوق سے لبیک کہہ کر جماعت نے بھی آئندہ قربانیوں کے لئے تیار ہو جانے کا ثبوت دے دیا ہے۔ لیکن وہ آنیوالے خطرات اب آچکے اور واقعات بن گئے ہیں۔ اور جماعت پر اب یہ بات روشن ہو چکی ہے کہ جماعت کو اپنے امن کے لئے خود بھی کوشش کرنی پڑے گی۔ اور سیاست سے وہ علیحدگی جو اب تک جماعت احمدیہ برت رہی تھی چھوڑنی پڑیگی پس اس سال جلسہ سالانہ میں جماعت احمدیہ کے افراد جسقدر زیادہ سے زیادہ آسکتے ہیں آئیں اور اس سکیم اور تجویز کو خود سنیں۔ جو جماعت میں اس نئے دور کے لئے جاری ہوئی ہے۔ اور عمل کرنے کے لئے ایک تازہ روح اور جوش لے کر واپس جائیں۔

شرح چندہ

ہر شخص کی ایک ماہ کی آمدنی پر ۵ فیصدی چندہ جلسہ سالانہ ایک یا دو تین قسطوں میں وصول کیا جائے جو دوست زمیندار ہیں یا ان کی آمدنی سالانہ جمع ہو کر انھیں ملتی ہے ان کو چاہیے کہ اپنی سالانہ آمدنی کو بارہ پر تقسیم کر کے اس کا چندہ ۵ فیصدی ادا کر دیں

یہ چندہ سالانہ ہر احمدی کے ذمہ ہے

جو دوست جلسہ سالانہ کی خصوصیات سے متاثر ہو کر اس سے زیادہ چندہ دیں یا بجائے تین اور دو قسطوں کے ایک ہی قسط میں پہلے ہی ادا کر دیں۔ وہ دوست خصوصیت کے مستحق ہیں ایسے دوستوں کے نام اخبار یا کسی رپورٹ میں شائع کئے جا سکتے ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ جو دوست ایک ہی وقت میں یہ چندہ دے سکتے ہوں۔ وہ ایک ہی قسط میں چندہ ادا کر دیں۔ اس سال بھی مثل سال گذشتہ کے یہ قسط بجائے ۲۰ فیصدی کے ۵ فیصدی رکھی گئی ہے تا سب دوست اس میں حصہ لے سکیں۔

چونکہ باقاعدگی بڑھنے کے ساتھ چندہ کی شرح کم ہو سکتی ہے۔ اس لئے اس سال شرح کو کم کر دیا گیا ہے۔ جو دوست اپنے خاص شوق سے زیادہ دینگے تو ان کا چندہ شکریہ کے ساتھ لیا جائے گا۔ لیکن جماعت کے عہدہ داروں کو چاہیے کہ وہ سعی فرمائیں کہ چندہ ہر ایک سے وصول ہو کر مجموعی رقم میں کمی نہ آنے پائے

وباللہ التوفیق واللہ المستعان

(ناظر بیت المال)

الوداعی ایڈریس

مکرمی مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا۔ گذشتہ ماہ میں جبکہ لاہور سے تبدیل ہو کر بہار میں جا رہے تھے تو جماعت احمدیہ بھاٹی دروازہ نے حسب ذیل ایڈریس آپ کی خدمت میں بعد نماز مغرب پیش کیا۔

(ایڈیٹر)

مکرمنا و معظمنا جناب قبلہ مولوی صاحب دام فیوضہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسوقت ہم احمدیان بھاٹی دروازہ لاہور آپکی تبدیلی پر آپکو الوداع کہنے کے لئے اسجگہ جمع ہوئے ہیں۔ آپنے متواتر اڑھائی سال جس محبت اور ہمدردی کے ساتھ ہماری مذہبی اور اخلاقی راہنمائی فرمائی۔ اور ہماری زندگیوں کو حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات عالیہ کے مطابق ڈھالنے کے لئے جس تندہی اور جانفشانی کے ساتھ کوشش فرماتے رہے وہ اس امر کی مقتضی ہیں کہ ہم بحیثیت جماعت کھلے الفاظ میں ان کا اعتراف کریں۔ اور پورے خلوص دل کے ساتھ آپکا شکریہ ادا کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور تضرع اور ابتہال کے ساتھ دعا کریں کہ مولا کریم آپ کو ہمیشہ بخیر و عافیت رکھے اور اس سے بھی زیادہ خدمت دین اور اعلائے کلمۃ الحق کی توفیق دے۔ اور ہر میدان میں پرستاران باطل کو آپکے مقابل میں شکست دیکر فتح و ظفر کا سہرا آپکے سر باندھ دے۔ آمین یا رب العالمین۔

اے مسیح موعود کی فوج کے جوان مرد سپاہی! یہ ایک امر مسلمہ ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام مبلغین سراپا مجسمہ ہمدردی اور نیکی ہیں ان کی مثال قرون اولیٰ کے صحابہ کرام کے سوائے تاریخ عالم کے کسی گوشہ میں نظر نہیں آتی۔ خدا کی راہ میں شاندار قربانیوں کی چمکتی ہوئی مثالیں مبلغین سلسلہ احمدیہ نے قائم کی ہیں ان کا ایک نمونہ آپ کی زندگی میں بھی نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ دین کی خاطر قید و بند کے مصائب اور مشکلات میں عرصہ دراز تک گھرے رہنا۔ اور ان کے مقابل صبر و تحمل کے بے پناہ جذبہ کا مظاہرہ تاریخ سلسلہ میں زریں حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ سرزمین روس میں جن انسانیت سوز اور وحشیانہ مظالم کا تختہ مشق بننا پڑا ہے ان کو سن کر کون ہے جس کا دل پاش پاش نہ ہو۔ ان مظالم نے گو آپکی صحت پر کتنا ہی برا اثر کیا ہو لیکن ان روحانی فوائد کے مقابلہ میں جو آپنے ان مصائب سے اخذ کئے یہ جسمانی نقصان کوئی ہستی نہیں رکھتا۔ انشاء اللہ ہماری آنیوالی نسلیں جب ان مصائب کا حال اور آپکے صبر و تحمل کی داستانیں سنینگی تو آپ کی ذات پر فخر محسوس کرینگی۔ آپ کی ہندوستان میں مراجعت کے بعد بھی آپنے اپنی خدمات دینیہ اور مساعی جمیلہ کے سلسلہ کو بدستور جاری رکھا اور ایک لمبے عرصہ تک عزیز و اقارب سے دور کلکتہ میں پیغام حق پہنچاتے رہے پھر وہاں سے واپسی پر لاہور متعین ہوئے اور اپنی پر سوز تقاریر۔ تقویٰ طہارت اور منکسر المزاجی سے بیسیوں دلوں کو مسخر کیا۔ اور اب پھر لاہور سے دور اعزا و اقربا سے جدا ہو کر ملک بہار کو احمدیت کے روحانی فیض سے بہرہ ور بنانے کے لئے تشریف لیجا رہے ہیں۔

اے گلشن مسیح کے خوشبودار پھول! ہمیں آپ کی جدائی سخت شاق گذر رہی ہے۔ لیکن چونکہ آپ کی زندگی خدائے تبارک و تعالیٰ کے پاک مقاصد کو صفحۂ عالم کے کونے کونے تک پہنچانے کے لئے وقف ہے اسلئے یہ تبدیلی بھی جو آپ کو ہم سے جدا کر کے بھاگلپور لے جا رہی ہے۔ انشاء اللہ آپ کی مزید روحانی ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو گی۔ ہمیں امید کامل ہے آپ اپنے بھاٹی دروازہ کے بھائیوں کو فراموش نہیں ہونے دینگے۔ اور ان پاک لمحات میں جبکہ آپکا سر بارگاہ ایزدی میں جھکا ہوا ہوگا اپنے ان بھائیوں کو دعاؤں میں خصوصیت سے یاد کر کے شکریہ کا موقع دیں گے۔

بالآخر ہم ان خدمات جلیلہ کا اعتراف کرتے ہیں جو آپنے بحیثیت معلم ہماری روحانی تربیت کے لئے شبانہ روز محنت کے ساتھ سرانجام دیں اور خلوص بھرے دل کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ کو الوداع کہتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدائے قدوس آپ کو اپنی حفاظت کے سایہ میں رکھے اور آپ کو اس مقدس سفر سے بانیل و مرام واپس لائے۔ آمین یا رب العالمین۔ والسلام

ہم ہیں آپ کے دعاگو بھائی

احمدیان بھاٹی دروازہ

لاہور

۲۰ اگست ۱۹۳۵ء

مسجد شہید گنج کے المناک حادثہ کے متعلق نیشنل لیگ قادیان کا احتجاجی جلوس۔ شاندار مظاہرہ اور اہم تقریریں!

جیسا کہ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ نے اپنی تمام ماتحت لیگوں کو حکم دیا تھا کہ وہ ۲۰ ستمبر کو یوم مسجد شہید گنج منائیں۔ اس حکم کے مطابق قادیان میں نہایت رقت انگیز طریق پر یوم شہید گنج منایا گیا ۲۰ ستمبر کی صبح کو قادیان میں اکثر مکانات پر سیاہ جھنڈے آویزاں کر دیئے گئے تھے۔ اور نیشنل لیگ قادیان کے دفتر پر اور پریذیڈنٹ نیشنل لیگ کے مکان پر خاص طور پر سیاہ جھنڈے لہرائے گئے تمام احمدی دوکانداروں کی دوکانوں پر سیاہ جھنڈیاں لگائی گئیں۔ اور ہر احمدی سائیکلسٹ کے سائیکل پر سیاہ جھنڈی لگا دی گئی تھی۔ نیشنل لیگ کے رضاکار اور ممبر اور دیگر معزز احمدی حضرات صبح ہی سے اپنے سینوں پر سیاہ نشان لگائے پھر رہے تھے جن پر مسجد شہید گنج کی تصویر بنی ہوئی تھی ایک بہت بڑا سیاہ جھنڈا جس پر مسجد شہید گنج کا نقشہ بنا ہوا تھا۔ جلوس کے لئے تیار کیا گیا۔

بعد نماز جمعہ

جمعہ کی نماز کے بعد ہر ایک شخص مسجد نور کی طرف روانہ ہو گیا۔ جہاں سے احتجاجی جلوس کا آغاز ہونا تھا۔ جلوس میں

حلقہ	مسجد	مبارک
"	"	اقصیٰ
"	"	مفضل
"	"	دارالرحمت
"	"	دارالفضل
"	"	دارالعلوم
"	"	دارالضعفاء
"	"	ریتی چھلہ
"	"	دارالسعة
"	"	دارالبرکات

وغیرہ کی پارٹیاں موجود تھیں۔ اس کے علاوہ ارد گرد کے دیہات مثلاً ننگل باغبانان۔ بھینی کھارا۔ تلونڈی جھنگلاں کے احمدی بھی جلوس میں شامل تھے۔ جلوس کیوقت تمام احمدی دوکانداروں نے اپنی دوکانیں بند کر دی تھیں۔ جلوس کی پارٹیوں میں بہت سے نوجوان سر سے پاؤں تک سیاہ لباس پہنے ہوئے تھے۔ جلوس مختلف گروپوں اور پارٹیوں میں تقسیم تھا۔ جو محلہ دارالعلوم سے شروع ہو کر ریتی چھلہ۔ الحکم سٹریٹ۔ احمدیہ چوک۔ محلہ کمہاراں۔ پرانا اڈا۔ چھوٹا بازار اور بڑے بازار سے گذر کر میدان ریتی چھلہ میں ختم ہو گیا۔ جہاں بعد نماز عشاء جلسہ منعقد ہونا تھا۔ جلوس میں کئی ہزار آدمی شامل تھے اور مختلف مقامات پر فوٹو لئے گئے۔ جلوس نے متعدد سیاہ جھنڈے اٹھائے ہوئے تھے۔ جن پر مختلف قسم کے اشعار لکھے ہوئے تھے۔ اور وہ مختلف قسم کے نعرے لگاتے تھے۔ جیسے مسجد شہید گنج زندہ باد۔ شہیدان مسجد زندہ باد۔ نیشنل لیگ زندہ باد وغیرہ

رات کو ۸½ بجے زیر صدارت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صدر نیشنل لیگ قادیان زبردست جلسہ ہوا۔ جس میں شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر مدیر معاون الفضل۔ اور سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور اور مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے تقریریں کیں اور تقریروں کے بعد حسب ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

پہلی قرارداد

نیشنل لیگ قادیان کا یہ اجلاس عام حکومت پنجاب سے درخواست کرتا ہے کہ وہ مسجد شہید گنج کو سکھوں کے قبضہ سے آزاد کرا کے مسلمانوں کے حوالے کر دے۔ کیونکہ مسلمان اس حادثہ کو نہایت رنج اور غم کیساتھ محسوس کر رہے ہیں اور اندیشہ ہے۔ کہ اگر اس طرف توجہ نہ کی گئی تو یہ حادثہ بہت سی سیاسی پیچیدگیوں کا باعث نہ بن جائے۔

دوسری قرارداد

نیشنل لیگ قادیان کا یہ اجلاس عام حکومت پنجاب سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ ان مسلم لیڈروں کو جنہیں مختلف مقامات پر نظر بند کیا گیا ہے۔ حالانکہ ان کی طرف سے کوئی نقض امن کا اندیشہ نہیں۔ اور ان مسلمانوں کو جنہیں مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں سزا دی ہے آزاد کر دے۔

تیسری قرارداد

یہ جلسہ حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اراضی مسجد شہید گنج و مزار حضرت شاہ کاکو رحمۃ اللہ علیہ پر دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے تا تصفیہ مقدمات دیوانی اپنے قبضہ میں لے لے۔ تا کہ مسجد شہید گنج کی زمین پر کسی جدید عمارت کی تعمیر سے مسلمانوں میں مزید اشتعال پیدا ہونے کا احتمال نہ رہے

چوتھی قرارداد

ان ریزولیوشنوں کی نقول چیف سیکرٹری صاحب حکومت پنجاب۔ آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور۔ مجلس اتحاد ملی لاہور۔ پیر جماعت علی شاہ صاحب اور مسلم جرائد کو بھیجی جائیں

آخر میں

پریذیڈنٹ صاحب نے جلسہ و جلوس میں شامل ہونے والوں کا شکریہ ادا کیا —— اور

ہر احمدی کو تلوار رکھنے کی تاکید

کی — اور سوا دس بجے رات دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

سیکرٹری نیشنل لیگ قادیان

مسجد شہید گنج لاہور

(از جناب حسن صاحب رہتاسی)

خبر بادِ صبا دنیا کے کانوں تک یہ لائی ہے
کسی بیدرد نے لاہور میں مسجد گرائی ہے

غضب آیا، ستم ٹوٹا، قیامت ہو گئی برپا
کلیجہ منہ کو آیا ہے لبوں پر جان آئی ہے

ابھی تو اس کی آمد میں کئی آثار باقی تھے
یہ اس کے آنے سے پہلے قیامت کیسی آئی ہے

تعجب ہے گرو کے ماننے والے جفا جو ہوں
موحد نے بغل میں ظلم کی مورت دبائی ہے

نہ کچھ توحید کی عزت نہ کچھ پاسِ رواداری
نہ یہ تعلیم نانک نے ہی سکھوں کو سکھائی ہے

وہاں آزاد و سرکش ہیں یہاں پابند و درماندہ
اُدھر پنجہ ہے پولادی اِدھر نازک کلائی ہے

ترا در چھوڑ کر۔ تو ہی بتا دے۔ ہم کہاں جائیں
ترا گھر ہے۔ ترے گھر میں تیری ہی خدائی ہے

اِدھر مسجد۔ اُدھر سیلاب۔ یہاں مقصود و ہمیں ہیں
کروڑوں ہی نمائندوں کی جاں نرغے میں آئی ہے

جو تھے بامِ تکبر پر گرے چاہِ مذلت میں
میں اُس قادر کے قربان جس نے یہ قدرت دکھائی ہے

تعجب کیا کہ نانک کا فدائی اب بھی پچھتائے
کہ مخلص خالصہ مسلم کا ہی ”توحید بھائی“ ہے

خزینہ علم کا پایا کسی نے فضل کی دولت
حسن کے حصہ کچھ پھیکی سی تک بندی ہی آئی ہے

متفرقات

میری صحت

ایک ماہ سے زائد عرصہ گزرا جبکہ مجھپر ملیریا کا حملہ ہوا۔ طبیعت اس سے اس قدر کمزور اور مضمحل ہو گئی کہ میں قطعاً کام کرنے کے قابل نہ رہا۔ اور نہ ہی قلم پکڑنے کی طاقت رہی۔ ان حالات میں الحکم کی طرف جیسی توجہ دینی چاہیئے تھی نہ دے سکا۔ تاہم اس خیال سے کہ احباب ناراض نہ ہوں کچھ نہ کچھ کرتا رہا۔ اب تک مجھپر اس بیماری کا اثر ہے چلنے پھرنے سے بھی ایک حد تک معذور ہوں۔ میں ایک بار پھر قارئین الحکم سے اپنی بحالی صحت کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں نیز یہ بھی کہ چونکہ میں اکیلا ہی الحکم کے ایڈیٹ کا کام کرتا ہوں۔ اسلئے میری بیماری سے اس میں تاخیر و التوا کا ہونا ضروری ہے۔ اسلئے میری اس حالت کو مدنظر رکھ کر احباب اس تاخیر کو چشم عفو سے دیکھیں (محمود احمد عرفانی)

شاندار فوٹو

نیشنل لیگ قادیان نے ۲۰؍ ستمبر کو جو شاندار مظاہرہ کیا ہے اور جس میں ہزارہا احمدیوں نے شمولیت کی تھی اس کے دو فوٹو لئے گئے تھے ایک تو میدان ریتی چھلہ میں اور دوسرا احمدیہ بازار میں۔ نیشنل لیگ کا یہ مظاہرہ ایک تاریخی یادگار ہے۔ جو صاحب اس کی کاپیاں خریدنی چاہیں وہ اپنا نام نوٹ کرادیں تاکہ جس قدر درخواستیں ہوں اسی قدر کاپیاں چھپوائی جائیں۔ سردست اطلاع دہندہ کو اسقدر اطلاع دینی ضروری ہے کہ میں اسقدر کاپیاں خریدوں گا۔ تمام خطوط اس پتہ پر ارسال فرمائیں (پریزیڈنٹ نیشنل لیگ قادیان)

درخواست دعاء

حضرت مفتی محمد صادق صاحب قبلہ کو پیشاب کی سوزش کی تکلیف ابھی تک بدستور ہے۔ احباب اس قیمتی وجود کے لئے ہمیشہ درد دل سے دعا فرماتے رہا کریں۔

ریویو

میں بارہا لکھ چکا ہوں کہ مولوی ابوالفضل محمود صاحب تبلیغ و اشاعت کے سلسلہ میں اچھا کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ ان کے ٹریکٹوں کا سلسلہ مجموعی طور پر لاکھوں تک پہنچ گیا ہے ان کے ٹریکٹوں کی عام خوبی یہ ہے کہ وہ وزن کے ساتھ سیروں کے حساب فروخت کر رہے ہیں۔ جو بعض اوقات ایک پیسہ میں پانچ پانچ چھ چھ پڑ جاتے ہیں۔ نیز ان کی پوری کوشش یہ ہے کہ وہ نہایت خوبصورت اور حسین سائز کے ٹریکٹ شائع کریں۔ جو احباب تبلیغ و اشاعت کے کام سے دلچسپی رکھتے ہیں ان سے میں پُرزور سفارش کرتا ہوں کہ وہ مولوی صاحب سے تعاون کریں۔ مجھے امید ہے کہ ان کو اس میں بہت فائدہ ہوگا۔ ان کے جدید اشتہارات اور ٹریکٹوں کی فہرست حسب ذیل ہے۔

تاجدار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم و نثر کے اقتباسات کا مجموعہ ہے۔

کشتی نوح۔ الوصیت۔ حضرت عیسیٰؑ کی شان۔ شرائط بیعت (کارڈ سائز)

اہل اسلام کسطرح ترقی کر سکتے ہیں

ان میں سے کوئی ٹریکٹ بھی ایک پیسہ سے زیادہ قیمت نہیں رکھتا

خریدار حضرات مولوی ابوالفضل محمود صاحب قادیان سے طلب کریں۔

۲۸؍ ستمبر کا اخبار الحکم بطور احتجاج نہیں شائع ہوگا

جیسے کہ تمام مسلم اخبارات نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ۲۷-۲۸؍ ستمبر کو حکومت کے اس اقدام کے خلاف کہ وہ مسلم اخبارات سے بڑی سرعت سے ضمانتیں طلب کر رہی ہے۔ بطور احتجاج بند رہیں۔ آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہمارے سلسلہ کے اخبارات بھی اس حکم کے مطابق بند رہیں۔ لہذا ۲۸؍ ستمبر کا اخبار الحکم بھی بطور احتجاج بند رہے گا۔ (منیجر)

مسدس مطلع الانوار

مسدس مطلع الانوار جو پہلی دفعہ چھپ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اور جماعت کے برگزیدہ شاعروں ادیبوں۔ تاریخ دانوں اور مبلغوں سے خراج تحسین وصول کر چکی ہے۔ اب دوسری بار بڑی آب و تاب کے ساتھ زرکثیر خرچ کر کے ۲۰×۳۰/۸ سائز پر چکنے دبیز ولائتی کاغذ پر چھپوائی گئی ہے۔

میں نے یہ عزم بالجزم کر لیا ہے کہ یہ رسالہ مشتمل بر دو حصہ نظم و یک حصہ نثر غیر احمدی بھائیوں کو مفت نذر دیا جائے۔ کتاب چھپ کر تیار پڑی ہے۔ صرف جگہ جگہ پہنچانے کا کام باقی ہے۔ مگر یہ کام آسان نہیں۔ لہذا جو دوست اس کار خیر میں شریک ہو کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو خوش کرنا چاہیں وہ اسے جلد منگوالیں۔ اور اپنے بچوں دوستوں رئیسوں اور بڑے آدمیوں کو تحفہ دیں۔ حصہ نظم میں رسول کریم کی لائف کے مختلف شعبوں کو ایسے دلآویز اور موثر پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے اور ختم نبوت کے معنی اس خوبی سے بیان کئے گئے ہیں کہ مخالف سے مخالف بھی قائل ہو جائے دیباچہ میں خاتم النبیین کے چھ معنی بیان کئے گئے ہیں ڈاکٹر اقبال اور ان کے ہمنواؤں بلکہ تمام ادیبوں اور مولویوں پر حجت تمام کی گئی ہے۔ نظم کا آخری حصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح پر ختم ہوا ہے

غرضیکہ یہ رسالہ قابل قدر ہے اور دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ تقسیم تو کرہی دینا ہے۔ صرف ثواب میں شریک ہونے کے لئے دوسرے بھائیوں کو دعوت دی گئی ہے جماعتیں یکمشت طلب کریں۔ رسالہ کا حجم ۴۰ صفحات کلاں کا ہے قیمت ۲۰ کاپی ۸؍ سو کاپی کی قیمت [illegible] مع محصولڈاک۔ ملنے کا پتہ۔

(۱) مولوی نعمت اللہ گوہر بی۔ اے ہیڈ ماسٹر شٹی سکول جلال آباد فیروزپور

(۲) چودھری عبدالرحمان شاکر۔ کلرک دفتر بیت المال قادیان

ڈاکٹر پریم ناتھ آف بنگہ

سلسلہ کے پرانے مخلصین میں سے ایک میاں رحمت اللہ صاحب باغانوالے آف بنگہ ضلع جالندھر بھی ہیں۔ آپنے دفتر الحکم میں تشریف لاکر اس امر کا اظہار کیا ہے کہ ڈاکٹر پریم ناتھ صاحب جو بنگہ میں ایک مشہور ڈاکٹر ہیں۔ ان کی وجہ سے مخلوق خدا کو بہت بڑا فائدہ پہنچ رہا ہے۔ وہ شفقت علی خلق اللہ میں کسی خاص قوم اور فرقے کی تخصیص نہیں کرتے بلکہ ہر قوم و ملت کے افراد سے یکساں سلوک کرتے ہیں۔ میاں صاحب موصوف ان کی عام مہربانیوں کے بہت حد تک رطب اللسان ہیں۔ چنانچہ اُنھوں نے اس شفقت علی خلق اللہ کو دیکھ کر ایک پنجابی نظم لکھی ہے۔ جو ہم اسلئے شائع کرتے ہیں تاکہ دوسرے لوگوں میں بھی نیکی کی اشاعت کی تحریک پیدا کر سکے (ایڈیٹر)

بنگہ ہسپتال اندر جو ڈاکٹر صاحب آئے
پریم ناتھ ہے نام مبارک خوب پریم دکھائے
جب کوئی شخص بیمار انہاندی خدمت وچ آوے
حاضر ہو کر مرض اپنی دے سب حالات سناوے
نال پریم پیار محبت سن لیندے گل ساری
جگہ مناسب حال بیماراں خوب کرن دلداری
عدل و انصاف شرافت دی ہر طرف ہوئی مشہوری
دیکھ نیک اخلاق ہوئی رنجش دلاں تھیں دوری
یکساں ہر دے نال معاملہ کیا ادنیٰ کیا اعلےٰ
نال غریباں فیض رسانی خاص سلوک نرالا
ہمدردی مخلوق خدادی اتنی شہرت پائی
امرتسر تھیں ساہوکاراں ملڈ ٹانک آہنا دی
ہر جا لگوائے نلکے ہر کوئی پانی پیوے
پبلک کرے دعائیں ربا ڈاکٹر اس عمراں جیوے
ڈاکٹر صاحب دی خوش خلقی رنگ عجب دکھایا
غریب طالب علموں نوں پینسٹھ روپیہ دیکر امرتسر پہنچایا
ہنڈاں شہر وچ جدوں موصوف نے عزت پائی
حاسد دے دل اندر حسد نے آتش حسد جلائی
عزت دیکھ نہ سکیا دشمن آں شرارت کیتی
کہندا اوہدے پریم ہویا دتا کر بد نیتی
کی ہویا چمگادڑ جیکر سورج طرف نہ تکے
پر سورج نوں آب تاب نکالے وعدے جب پکے
لالہ ٹھاکر سنگھ پریزیڈنٹ بھی ہیں بڑے امدادی
دیوے رب فرزند نرینہ نیر دیکھا وے
آپے رحمت امر واقعہ۔ مبالغہ ناہیں کوئی
جیکر شک ہے کسے نوں آن آزما وے سوئی

وصایا

نمبر ۴۲۸۰ منکہ امۃ العلیم زوجہ مولوی محمد حسین صاحب احمدی مبلغ قوم سید عمر ۲۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۳۵ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اسوقت حسب ذیل ہے۔ مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک صد روپیہ زیورات مبلغ یکصد روپیہ ان کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں گی۔ میری وفات پر اگر کوئی اس کے علاوہ میرا متروکہ مال ثابت ہو تو اس سے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد امۃ العلیم بقلم خود ۱۱/۱/۳۵

گواہ شد۔ چودھری محمد شریف مولوی فاضل قادیان کاتب الحروف ۱۱/۱/۳۵

گواہ شد۔ محمد حسین احمدی مبلغ خاوند موصیہ بقلم خود محلہ دار الرحمت قادیان ۱۱/۱/۳۵

نمبر ۳۹۵۶ منکہ آمنہ بی بی زوجہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن قوم اعوان عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی سرور ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۰/۵/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اسوقت حق مہر مبلغ سات سو روپیہ ہے جو تا حال میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اور زیور نقرئی و طلائی قیمتی تقریباً سات سو روپیہ کا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس جائیداد کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ آمنہ بی بی ۲۰/۵/۳۴

گواہ شد۔ محمد الدین بقلم خود سب اسسٹنٹ سرجن حال وارد قادیان ۲۰/۵/۳۴

گواہ شد محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال ۲۰/۵/۳۴ قادیان

نمبر ۴۲۵۷ منکہ امۃ الرحمن زوجہ منشی عطاء الرحمان صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر سترہ سال تاریخ بیعت ۱۸ دسمبر ۱۹۳۲ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۰/۱۲/۳۴ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے پر جسقدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائیداد قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائیداد صرف تین صد روپیہ مہر ہے جو میرے شوہر کے ذمہ ہے۔

العبد:۔ امۃ الرحمن بقلم خود ۱۰/۱۲/۳۴

گواہ شد عبد اللطیف گجراتی مہتمم دار الشیوخ قادیان

گواہ شد۔ عطاء الرحمان بقلم خود خاوند موصیہ کلرک نظارت تعلیم و تربیت۔ قادیان

نمبر ۴۱۴۸ منکہ امیر بی بی بیوہ مولوی عبد السلام صاحب مرحوم راجپوت عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن کاٹھ گڑھ ڈاکخانہ خاص تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۴/۴/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اسوقت حسب ذیل جائیداد زیور وغیرہ مالیتی دو صد روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے وقت اسوقت کی جائیداد سے کوئی زائد جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم منجملہ حصہ جائیداد وصیت کردہ سے جو مذکور ہے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گی تو اس کی رسید ہوگی جو اصل رقم مذکور وصیت سے منہا متصور ہوگی۔

العبد امیر بی بی بقلم خود ۲۴/۴/۳۴

گواہ شد عبد الرحیم خان پسر موصیہ بقلم خود

گواہ شد۔ عبد المنان امیر جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ بقلم خود

نمبر ۴۳۱۳ منکہ فاطمہ بنت محمد حسین صاحب قوم آخون بنی اسرائیل کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۱۲ سال پیدائشی احمدی موضع کوریل متصل ناسنور ڈاکخانہ شوپیاں تحصیل کولگام سری نگر کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲۷/۹/۳۴ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد کچھ نہیں۔ میری ماہوار تنخواہ ۱۲ ہے جس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور تا زیست اپنی ماہوار آمدنی کا آٹھواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتی رہوں گی۔ اور بصورت ترقی تنخواہ مذکورۃ الصدر شرح سے حصہ وصیت داخل خزانہ کیا کروں گی۔ اور بوقت وفات جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں گی تو اس قدر رقم اس کی قیمت سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد بقلم خود فاطمہ دوئم معلمہ گرلز سکول ناسنور ۲۷/۹/۳۴

گواہ شد۔ عبد الرحمان برادر موصیہ ۲۷/۹/۳۴

گواہ شد۔ عبد الواحد مبلغ کشمیر برادر موصیہ ۲۷/۹/۳۴

لعنت کے پلندے

پسند آتے نہ تھے جن کو پسندے
مرغن ہنڈے اور لمبے کے چندے
پسندوں، ہنڈوں، چندوں کے عوض اب
انھیں ملتے ہیں لعنت کے پلندے

(حسن رہتاسی)

THE STAR HOSIERY WORKS. L.T.D. QADIAN—

قومی تجارت کو فروغ
دینے کے لئے
دی سٹار ہوزری ورکس کے حصص خرید فرمائیں۔ قیمت فی حصہ دس روپے ہے
جو مندرجہ ذیل طریق پر قابل ادا ہیں۔

درخواست کے ہمراہ ...... دو روپیہ فی حصہ
تخصیص حصص ...... تین روپیہ
مطالبہ اول ...... دو روپیہ آٹھ آنے } ان ہر دو مطالبوں میں کم از کم تین ماہ کا وقفہ ہوگا
مطالبہ ثانی ......

مزید معلومات کے لئے دفتر سے خط و کتابت فرمائیں

خادم: جنرل منیجر دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان